تازہ الہامات وکشوف

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

"کشتیاں چلتی ہیں تا ہون کشتیاں"

۱۴ مئی ۱۹۰۶ء

هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الزَّلْزَلَةِ - اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا - وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا -

ترجمہ۔ کیا تجھے زلزلہ کی خبر پہنچی نہیں کہ کسطرح واقع ہوگا۔ زمین ایک سخت دھکہ دیجائے گی۔ اور زمین جو کچھ اس کے اندر ہے۔ باہر پھینک دے گی۔ یعنی اکثر جگہ ایسا ہوگا۔ تب انسان کہے گا کہ آج زمین کو کیا ہوگیا۔ وہ تو مقررہ طریقون سے باہر چلی گئی ہے۔ یعنی انسانوں پر حیرت طاری ہو جاویگی کہ ان کی علوم اور تجارب کی حد سے باہر ظہور میں آئیگا اوس دن زمین اپنا قصہ بیان کرے گی کہ اسپر کیا آفت آئی کیونکہ خدا لیفہ رسول کی زبانی الغیر کا ترجمان بنائے گا اور اس کو رسول وحی کریگا کہ کس حالت ہی یہ غیر آفت ظہور میں آئی اور پہر خدا تعالی مجھے فرماتا ہے کہ یہ سب نشان تیرے لئے زمین پر ظاہر کیے جاینگے تا زمین کے لوگ تجھے شناخت کرلیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

احمد مسیح کے ساتھ مباہلہ منظور

۲ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں مجھے دہلی کے اندھے عیسائی احمد مسیح کا وہ اشتہار ملا تہا جس میں عیسائی مذکور نے اسلام اور عیسائیت کے درمیان آخری فیصلہ کرنے کے واسطے مجھے مباہلہ کے واسطے طلب کیا اس کے جواب میں پانچ مئی کے اشتہار میں مینے اس دعوت کو قبول کیا بدین شرط کہ لاہور۔ کلکتہ۔ مدراس اور بمبئی چار مقامات کے بشپ صاحبان اس مباہلہ میں شامل ہوں۔ اور اس شمولیت کیواسطے انکے لئے تکلیف سفر برداشت کرنے اور کسی ایک جگہ جمع ہونے کی بہی شرط قرار نہیں دی کیونکہ میرے نزدیک مباہلہ تحریری بہی ہو سکتا ہے چنانچہ یہ اشتہار علاوہ علیحدہ چھپنے کے اخبار بدر مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ اول پر اور اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء کی صفحہ ۱۱ پر بہی شایع ہو چکا ہے اور اس کے جواب کے واسطے تین ماہ کی لمبی مہلت بہی دیگئی ہے۔ لیکن آج مجھے خیال آیا ہے کہ اس مباہلہ میں عیسائی صاحبان کو اور بہی سہولت دیجاوے تاکہ ان کا کوئی جہوٹا عذر بہی باقی نہ رہے اس واسطے میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کیواسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نکریں بلکہ اپنی تحریری سند دیکر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پایونیر یا سول میں صرف یہ شایع کر دیں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا جاویگا۔ یہ بات بہی ہم اسواسطے کہتے ہیں۔ کہ احمد مسیح ایک گمنام آدمی ہے اور جب تک بشپ صاحبان اس کو اپنا قایم مقام نہ بنادیں قوم پر کچہ اثر نہیں ہو سکتا لیکن اب معاملہ بہت آسان کر دیا گیا ہے امید ہے کہ بشپ صاحبان پورے غور و فکر کے بعد اس مباہلہ کو منظور کر لین گے۔

مکرر آنکہ اگر ہر چہار بشپ منظور نکریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائے گی۔

والسلام علی من اتبع الہدی

خاکسار میرزا غلام احمد مسیح موعود قادیان
۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

دینیات کا پہلا رسالہ

جسکو حضرت حکیم الامۃ نے لڑکون اور لڑکیون کیلئے لکہا ہے اس میں نماز کے مسائل عام فہم الفاظ میں بیان فرمائے ہیں قیمت ار ہے حکیم فضل الدین صاحب مقام قادیان سے درخواست کرنے پر ملیگا۔ یہ رسالہ عام طور پر شائع ہونا چاہئے۔ تاکہ اس سلسلہ میں درس شائع ہوں۔

جنازہ غائب بابو نور الدین صاحب کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی حال رفیق دار الامان کی ہمشیرہ صاحبہ بتاریخ ۴ مئی ۱۹۰۶ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئی ہیں۔ صاحب موصوف ناظرین الحکم سے خاصکر جنازہ غائب پڑہنے کیلئے درخواست کرتے ہیں۔

یہاں پر اللہ تعالےٰ نے خود بذریعہ الہام کے اوس مجدد عظیم الشان کا نام مریم رکھا اور چونکہ یہ مجدد ایک لڑکی کے ساتھ توام پیدا ہوا اور وہ لڑکی توام اونہیں ایام مین وفات پا گئی لہذا اللہ تعالےٰ نے اپنے اس فعل سے ہی یہ شہادت دی کہ اب دین عیسوی باقی نہ رہے گا (جسمیں محض مادہ اناث ہے کیونکہ عیسےٰ صرف مریم کے مادہ ہی سے پیدا ہوئے تھے اور مرد کا اوس میں کچھ دخل نہیں تہا) بلکہ دین محمدی اس لڑکے سے زندہ کیا جاوے گا اور مادہ اناث فوت ہو جاوے گا کیونکہ لیس الذکر کالانثیٰ اور یہی مراد ہے اوس شعر سے جو حضرت اقدس نے فرمایا ہے کہ ؎

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اوس سے بہتر غلام احمد ہے

لیکن ہاں چونکہ حضرت اقدس بنی اسرائیل میں سے ہیں لہذا دعا حضرت حنا کی اوس لڑکی کے حق مین بھی جسکا نام خود اللہ تعالےٰ نے مریم رکھا ہے قبول فرمائی گئی اور کیونکر قبول نفرمائی جاتی کہ یہاں پر تو خود اللہ تبارک و تعالےٰ نے ہی نام اوسکا مریم رکھا ہے معنے مریم کے خادمہ کے ہیں یعنی خادمہ دین اور پہر دیکھو دوسری قدرت اللہ تعالےٰ کی کہ والدین سے جو اوسکا نام اللہ تعالےٰ نے رکھوایا وہ بھی ہم معنے مریم کے رکھوایا یعنے غلام احمد قادیانی جسمیں اوسکے سن بعثت کی تاریخ کا پتہ بھی بتلادیا گیا اور پہر اس مریم اور اوس مریم مین ایک اور فرق بین ہے پہلے مریم تو خادمہ مسجد ہی تہیں اور یہ مریم جو غلام احمد ہے خادم دین اللہ الاسلام ... محمد علیہ السلام ہے و شتان بینہما و نعم ما قیل ؎

حج زیارت کردن خانہ بود

حج رب البیت مردانہ بود

پہلے مریم تو صرف خانہ خدا کی خدمت کے لئے پیدا کی گئیں اسلئے وہ نثی رہی اور دوسرے مریم جو غلام احمد ہے دین اللہ کی خدمت اور تائید اسلام کے لئے مبعوث ہوئے۔ اسلئے وہ مردانہ ہوئے پہلے مریم نے مسجد اقصیٰ کی بنیاد نہیں ڈالی تہی بلکہ صرف خادمہ نہیں لیکن غلام احمد نے قادیان مین مسجد اقصیٰ کی بنیاد ڈالی پہلی مریم نے اپنی ذریتہ کے لئے مخلصاً اللہ دعا کی تہی جو قبول ہوئی تہی اور غلام احمد کی ذریتہ کے انبات حسن ہونیکے لئے اللہ تعالےٰ نے خود الہام کیا اوسکو اطلاع دی چنانچہ فرمایا جاتا ہے بس اوس کے پروردگار نے مریم کو خوشی سے قبول فرمالیا اور اوگایا اوسکو اچہا اوگانا یعنے اوسکی ذریت میں سے ایک فرزند کامل پیدا کیا ف یعنے وہ پہر حضرت عیسےٰ کو پیدا کیا اور یہاں پر نفخ روح کرکر خود اوسی مریم کی ذات کو عیسےٰ کردیا وجعلناک المسیح ابن مریم اور پہر علاوہ اوسپر اوسکی اولاد میں سے ایک فرزند کامل مکمل پیدا کیا جسکی نسبت الہامات تمام دنیا مین شائع ہو چکے ہین تنبیہ جسطرح کہ اولاد صالح سے دنیا مین نام نیک مشہور ہوتا ہے۔ اوسیطرح سنت الٰہی یہہ ہے کہ کسی کامل مکمل کے نام پر کسی زمانہ آخری مین کسی شخص کو اللہ تعالےٰ مبعوث فرماتا ہے تاکہ دوبارہ اوسکو زندگی بخشے اور اوس پہلے شخص کا نام دنیا مین نیک نامی کے ساتھ مشہور اور روشن ہو جاوے اسلئے اللہ تعالےٰ نے ایک فرد کامل کو امت محمدیہ مین سے بنام مسیح و مریم اس آخر زمانہ مین مبعوث فرمایا تاکہ جسقدر شرک اور بدعات کفر جو اونکی طرف اقوام عیسائیان یا دیگر اقوام منسوب کرتے ہین اون سے اون کو تطہیر فرما دیا جاوے کما قال اللہ تعالےٰ یاعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی و مطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیامۃ اور یہی سر تہا اس آیت کے الہام ہونیکا جو مدت سے براہین احمدیہ مین شائع ہو چکا ہے و لنعم ما قیل ؎

نام نیک رفتگان ضائع مکن

تا بماند نام نیکت یادگار

اور اب یہہ الہام قرآنی ذیل کا بھی پورا ہو گیا کہ حضرت مریم اور حضرت عیسےٰ کی نسبت جو فرمایا گیا ہے وجعلناہا وابنہا آیۃ للعالمین سبحان اللہ یہہ کلام الٰہی کیسا صادق اور مصدوق ہوا ہے ورنہ کوئی مخالف ہی ہم کو بتادے کہ حضرت عیسیٰ باوجود اسکے کہ مدتہائے دراز سے اون کے نام کے ساتھ تمام دنیا میں شرک کیا جارہا ہے وہ کیونکر تمام عالمون کے لئے آیۃ اللہ ہو سکتی ہیں آگے فرمایا جاتا ہے کہ حضرت زکریا کو مریم کا خبرگیران اور تربیت کنندہ کردیا جب اوپر زکریا محراب مین داخل ہوتے پاتے اون کے پاس رزق کہتے کہ اے مریم کہان سے آیا تیرے پاس یہ رزق۔ تو مریم کہتیں کہ یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے تحقیق اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہے بے حساب۔

ف پس وہان پر حضرت مریم حضرت زکریا کی کفالت مین کی گئیں یہاں پر یہہ مریم یعنے غلام احمد آنحضرت صلعم کی کفالت تربیت میں اللہ تعالےٰ کیطرف سے کی گئی ؎

دگر استاد را نامے ندانم

کہ خواندم در دبستان محمد

فتبارک من علم و تعلم وہان تو حسب روایات مفسرین کے غیر موسم کے میوہ جات ہی آتے تہے یہاں پر علاوہ ان میوہ جات غیر موسمی کے میوہ جات غذائے روحانی اور ثمرات نورانی و فرقانی جن سے تمام حقایق اور معارف اسلام کے منکشف ہوتے چلے جاتے ہین متواتر آرہے ہیں وہان تو اقلام اجاریتین حضرت زکریا کا قلم فائز ہوا تہے حضرت مریم ہی حضرت زکریا کی کفالت میں کی گئی تہی کہ وما کنت لدیہم اذ یلقون اقلامہم ایہم یکفل مریم۔ اور یہاں پر اوس کے اقلام کے ذریعہ سے وہ کلمات اللہ جن کی نسبت وارد ہے کہ ولو ان ما فی الارض من شجرۃ اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ کل دنیا میں سات سمندرون پار تک پوہنچائے جاتے ہین وہان پر مریم کے پاس اگر جسمانی رزق صرف مریم کے لئے بے حساب آتا تہا یہاں پر علاوہ اس رزق جسمانی بیحساب کی رزق روحانی و فرقانی بے حساب تمام عالم کو پوہنچایا جاتا ہے کہ یاتیک من کل فج عمیق و یاتونک من کل فج عمیق۔ اب خلاصۃ المقال یہہ ہے کہ اگر یہہ مسیح موعود بنام عیسیٰ و باسم مریم اس آخر زمانہ مین مبعوث بنی اسرائیل میں سے نہوتا تو اصطفا آل عمران کا جو بنی اسرائیل میں سے ہین کل عالمین پر کیونکر ثابت ہوتا اور پہر اصطفا بنی اسمٰعیل کا جو آل ابراہیم سے ہیں۔ اسوقت کل عالمین پر یہہ کیونکر واضح ہوتا پس ثابت ہوا کہ اصطفا آل عمران کا حسب بیان مذکور مستلزم ہے اصطفا بنی اسمٰعیل کو اور اصطفا دونوں کا مستلزم ہے اصطفا آل ابراہیم کو نتیجہ یہ ہوا کہ یہ جملہ اصطفا مستلزم ہیں اصطفا محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبین رحمۃ للعالمین کو وھو المدعا ؎

کرامت گرچہ بے نام و نشانست

بیا بنگر ز غلمان محمد

اللہم صل علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم و علیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔

کتبہ محمد احسن

استفسار اور انکے جواب

حضرت مولانا حکیم الامۃ دامت برکاتہم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

حضور امام علیہ السلام نے سرمہ چشم آریہ مین روح کے خواص قریب بیس پچیس مذکور فرمائے ہیں اور لکہا ہے کہ یہ سب قرآن مجید سے مستنبط ہیں..... لہذا التماس ہے کہ حضور اس ضروری اہمل سوال کو مشرح فرماوین۔

الجواب

وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود نے بیس خواص روح درج فرمائے ہیں جنکے تفصیل سرمہ چشم آریہ طبع دوم ص ۱۵۱ پر ہے۔ قبل اسکے کہ خواص روح کے تفصیل اور ان آیات کا حوالہ دیا جاوے۔ یہ امر یاد رکہنے کے قابل ہے کہ قرآن مجید مین روح کا لفظ کلام الٰہی پر بہی بولا جاتا ہے۔ جیسے یلقی الروح من امرہ علیٰ من یشاء من عبادہ۔ سورہ مومن ع وکذلک اوحینا الیک روحاً من امرنا شوریٰ ع یتنزل الملائکۃ بالروح من امرہ نحل ع۔ اور نفس یعنی جان پر بہی مستعمل ہے جیسے ثم سواہ و نفخ فیہ من روحہ پ ۲۱ مگر عام رواج ہو گیا ہے کہ نفس پر روح کا لفظ بولا جاتا ہے چنانچہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود نے بہی اسی لحاظ سے لفظ روح بجائے لفظ نفس کے استعمال فرمایا ہے کہ مخاطب ایک ہندو تہا تاکہ اثنائے گفتگو مین کوئی غلط فہمی واقع نہو۔

خواص روح (نفس) مندرجہ سرمہ چشم آریہ ص ۱۵۱ طبع بار دوم حسب ذیل ہیں۔

(۱) علوم اور معارف کیطرف شائق ہونیکی ایک قوت (۱) قل رب زدنی علماً پ ۱۶ (۲) یا ایہا الذین امنوا لا تسئلوا عن اشیاء پ ۷ (۳) ہل اتبعک علیٰ ان تعلمن مما علمت رشدا پ ۱۵

(۲) علوم حاصل کرنیکی ایک قوت۔ (۱) و یعلمہم الکتاب والحکمۃ پ ۱ (۲) و علم ادم الاسماء کلہا پ ۱ (۳) و علمکم ما لم تکونوا تعلمون پ ۲ (۴) علمہ شدید القویٰ ذو مرۃ فاستویٰ پ ۲۷

(۳) علوم حاصل کردہ کے محفوظ رکہنے کی ایک قوت (۱) و علم آدم الاسماء کلہا.... قال یا آدم انبئہم باسمائہم پ ۱ (۲) ولا یاب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب پ ۳ (۳) ان تضل احدٰہما فتذکر احدٰہما الاخریٰ پ ۳ (۴) علمہ شدید القویٰ ذو مرۃ فاستویٰ پ ۲۷

(۴) محبت الٰہی کی ایک قوت (۱) قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی پ ۳ (۲) و آتی المال علیٰ حبہ پ ۲۔ (۳) فسوف یاتی اللہ

بقوم یحبھم ویحبونہ (۴) ویطعمون الطعام علی حبہ (۵) یحبونھم کحب اللّٰہ (۶) رب ارنی انظر الیک (۷) والذین آمنوا اشد حبًا للّٰہ ۔

(۵) لذت وصل الٰہی اٹھانے کی ایک قوت (۱) وجوہ یومئذ ناضرۃ الیٰ ربھا ناظرۃ ۔

(۲) ان الابرار لفی نعیم علی الارائک ینظرون (اپنے رب کیطرف) تعرف فی وجوھھم نضرۃ النعیم (اس ینظرون کی نعمت سے ۔

(۶) مکاشفات کی ایک قوت (۱) حضرت یوسف علیہ السلام کا رؤیا (۲) عزیز مصر کا رؤیا (۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے استاد کا کشف جسکو اللہ تعالیٰ نے علمناہ من لدنا علما کے ساتھ بیان فرمایا (۴) وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس یعنی معراج جو کشفی حالت میں ہوا دیکھو بخاری (۵) ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ (۶) ام موسیٰ اور حضرت مریم وانبیاء کے مکاشفات والہامات ووحی ۔

(۷) موثر اور متاثر ہونے کے یا یوں کہو کہ باہم عامل ومعمول ہونے کی ایک قوت (۱) یعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم ...... (۲) کل سلسلہ انبیاء اور اولیا کو دیکھو کہ ان سے لوگ کیسے متاثر ہوئے ۔

(۸) تعلق اجسام قبول کرنے کی ایک قوت (۱) ثم انشاناہ خلقًا آخر (۲) انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلناہ سمیعًا بصیرا

(۹) تخلق باخلاق اللہ کی ایک قوت جیسے رب رحمان رحیم وغیرہ مثلاً

اخلاق اللہ ـــــــ تخلق ۔

رب ...... ارجع الیٰ ربک انا ربکم الاعلیٰ وربائبکم اللاتی فی حجورکم

رحمان رحیم ...... رحماء بینھم وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ بالمومنین روف رحیم

روف ...... بالمومنین روف رحیم وجعلنا فی قلوب الذین اتبعوہ رافۃ ورحمۃ

مالک ...... انی وجدت امرءۃ تملکھم اولم یروا انا خلقنا لھم مما عملت ایدینا انعاما فھم لھا مالکون ۔

عالم ـــــــ وما یعقلھا الا العالمون انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

ملک ـــــــ قال الملک انی اریٰ قال الملک ائتونی بہ

عزیز ـــــــ اعزۃ علی الکافرین وللّٰہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین

ہادی ـــــــ انک لتھدی الیٰ صراط مستقیم

عدل ـــــــ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ ان اللہ یامر بالعدل

عفو ـــــــ فاعفوا واصفحوا خذ العفو

رازق ـــــــ فارزقوھم منہ

مومن ـــــــ انما المومنون اخوۃ

جبار ـــــــ وما جبارین کل جبار عنید بطشتم جبارین

قہار ـــــــ اما الیتیم فلا تقھر

(۱۰) مورد الہام الٰہی ہونے کے ایک قوت ـ فالھمھا فجورھا وتقواھا ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ واوحینا الیٰ ام موسیٰ

(۱۱) بسطی وقبضی حالت پیدا ہونے کی ایک قوت ـ واللیل اذا یغشیٰ والنھار اذا تجلیٰ یبسط الرزق لمن یشاء ویقدر لا تجعل یدک مغلولۃ الیٰ عنقک ولا تبسطھا کل البسط ۔

(۱۲) معارف غیر متناہیہ قبول کرنے کی ایک قوت ـ یعلمھم الکتاب والحکمۃ لھم اجر غیر ممنون کلما رزقوا منھا من ثمرۃ رزقا قالوا ھٰذا الذی رزقنا من قبل والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

(۱۳) رنگین برنگ تجلی الوہیت ہونیکی ایک قوت ـ افرایت من اتخذ الٰھہ ھواہ ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم

(۱۴) عقلی قوت جس سے امتیاز حسن وقبح انپر ظاہر ہو ـ قرآن مجید میں کل یعقلون ولا یعقلون دیکھو ـ

(۱۵) القاء اثر وقبول اثر کی ایک قوت بمقابلہ اپنے اجسام متعلقہ کے ـ انک لتھدی الیٰ صراط مستقیم یعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم ـ اشداء علی الکفار

(۱۶) اقرار بوجود رب حقیقی کی ایک قوت ـ قل لمن الارض ومن فیھا ان کنتم تعلمون سیقولون للّٰہ ولئن سألتھم من خلق السماوات والارض وسخر الشمس والقمر لیقولن اللہ

(۱۷) اجسام کے ساتھ اور ان کے اسکا خاصہ کے ساتھ ملکر بعض نئے خواص کے ظاہر کرنے کی قوت ـ نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین فنفخنا فیہ من روحنا فجعلناہ سمیعا بصیرا انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا واما کفورا ۔

(۱۸) ایک قوت کشش باہمی جسکو مقناطیسی قوت کہنا چاہیئے ـ واتقوہ واطیعون فاتقوا اللہ واطیعون لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا

(۱۹) ابدی طور پر قایم رہنے کی قوت ـ خالدین فیھا مادامت السماوات والارض الا ما شاء ربک عطاء غیر مجذوذ

(۲۰) جسم مفارق کی خاک سے ایک خاص تعلق رکھنے کی قوت جو کشفی طور پر ارباب کشف قبور پر ظاہر ہوتی ہے ـ اغرقوا فادخلوا نارا حتیٰ اذا جاء احدھم الموت قال رب ارجعون لو ان لنا کرۃ فنتبرأ منھم

علاوہ اس کے اور اور قویٰ وخواص واستعدادیں جو روح (نفس) میں موجود ہیں انکی کامل تفصیل کا متحمل تو یہ خط نہیں ہو سکتا مگر مشتے نمونہ خروارے چند خواص لکھے جاتے ہیں ۔

(۱) اللہ تعالیٰ کے ثنا کو یاد کر کر حمد الٰہی کرنے کی قوت ـ الحمد للّٰہ رب العالمین سورہ فاتحہ نحن نسبح بحمدک فسبح بحمد ربک

(۲) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر قدر کرنے کی قوت ـ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک لئن شکرتم لازیدنکم

(۳) نعماء الٰہی کے شکر بجا لانیکا شوق ـ رب اوزعنی ان اشکر نعمتک ـ

(۴) اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس کرنے کی ایک قوت ـ نحن نسبح بحمدک ونقدس لک ان من شئی الا یسبح بحمدہ

(۵) اپنی بدی پر پشیمان ہونیکی ایک قوت ـ ولا اقسم بالنفس اللوامۃ انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجھالۃ ثم یتوبون من قریب

(۶) اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار بننے اور فرمانبردار رہنے کی ایک قوت ـ ایاک نعبد وایاک نستعین سورہ فاتحہ ـ یا ایھا الناس اعبدوا ربکم

(۷) اپنے آپکو ضعیف سمجھکر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی ایک قوت ـ ایاک نعبد وایاک نستعین سورہ فاتحہ ـ

(۸) ہر ایک ہلاک کنندہ چیز سے پناہ مانگنے کی ایک قوت ـ رب اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون ۔

(۹) اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر حالت عسر میں بھی قایم رہنے کی ایک قوت ـ والصابرین فی الباساء والضراء وحین الباس

(۱۰) ایمان لانے اور اس پر ترقی کرنے کے ایک قوت ـ اما الذین آمنوا فزادتھم ایمانا ویزداد الذین آمنوا ایمانا

(۱۱) اپنی کمزوریوں کے بدنتائج سے بچنے کی خواہش کرنے کی ایک قوت ـ رب اغفرلی ولوالدی رب اغفر وارحم

(۱۲) اللہ تعالیٰ کے احکام کو اپنے تمام توجہات سپرد کر دینے کی ایک قوت بلیٰ من اسلم وجھہ للّٰہ اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت

(۱۳) خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھنے بلکہ خود اللہ تعالیٰ کو اپنے آنکھوں کے سامنے سمجھنے کی قوت ـ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

(۱۴) اپنے تمام کاموں میں اللہ تعالیٰ کی ہی بتلائی ہوئی تدابیر کو اپنا سپر بنانے کی ایک قوت ـ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

(۱۵) ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کی ایک قوت ـ یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم

(۱۶) خلق الٰہی میں تدبر وتفکر کرنے کی ایک قوت ـ ویتفکرون فی خلق السماوات والارض

(۱۷) ایام اللہ کو یاد کر کر عبرۃ اور نصیحت حاصل کرنے کی ایک قوت ـ وذکرھم بایام اللہ فاخذہ اللہ نکال الآخرۃ والاولیٰ ان فی ذٰلک لعبرۃ لمن یخشیٰ

(۱۸) قرآن مجید میں تدبر کرنے کی ایک قوت ـ افلا یتدبرون القرآن

(۱۹) اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال وجان خرچ کرنیکی ایک قوت ـ الذین آمنوا وھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللہ باموالھم وانفسھم اعظم درجۃ

(۲۰) اللہ تعالیٰ کی محبت کو ماسوی اللہ کی محبت پر اختیار کرنے کی قوت ـ قل ان کان آباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتربصوا

علاوہ اسکے اور بھی بہت ہیں بلکہ بہت سے قویٰ علاوہ بیان شدہ خواص کی آیات محولہ میں بھی موجود ہیں جو غور کرنے والا انہیں آیات سے اور بہت خواص نکال سکتا ہے ـ اور علاوہ اسکے کچھ خواص نفس کے مفصل حضرت حجۃ اللہ فی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء نے توضیح مرام طبع اول میں صفحہ ۵ زیر تفسیر سورہ والشمس وضحاھا کے نہایت بسط کے ساتھ بیان فرمائے ہیں ـ وہاں بھی ملاحظہ فرماویں ـ وصلی اللہ علیٰ سیدنا

الٰہی میں کیونکر کروں شکر تیرا — تو واحد یگانہ میں بندہ ہوں تیرا
تو خالق ہیں مخلوق ہے فرق اتنا — زمین اور سما میں ہے ذرہ کا جتنا
کئے فضل تونے ہیں مجھپر تو لاکہوں — ہے چہرہ بھی دیکھا تیرا اپنی آنکھوں
کروں کسطرح شکر پھر تیرا مولا — میں عاجز ہوں گندہ ہوں اور بندہ تیرا
قلم جس لئے میں نے اب ہے اٹھائی — تو واقف ہے اس سے جو اس میں بھلائی
مرادیں ہمیشہ تو بر لانے والا — جو مانے تجھے اوس کا غم کہا نیوالا
مراد اس سے ہے جو وہ کر دی تو پوری — تو قادر توانا ہے بندہ کو حضوری

خداتعالے کے احسان و کرم سے مفرح عنبری کی نسبت اب مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہی کہ اوس نے ہندوستان بھر میں اور اوسکے باہر اپنے لئے کیا اثر پیدا کیا ہے اور اشتہاری ادویات سے بدظن شدہ طبیعتوں کو کسطرح اپنا گرویدہ بنا لیا ہے کیونکہ یہ کوئی راز سربستہ نہیں رہگئی نہیں - اور آپ سے پوشیدہ بھی نہیں - میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ نے ابھی تک خود اسکو استعمال نہیں کیا تو کم سے کم اسکے لئے تعریف سے بہرے ہوئے الفاظ آپ کے کسی دوست کی معرفت - رشتہ دار یا ہمسایہ کے ذریعہ اپنے حاکم یا محکوم کے طفیل آپ کے کان تک ضرور پہونچ چکے ہوں گے کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی جگہ جغرافیائی حیثیت سے ایسی نہیں رہی جہاں اس کا زود اثر ہونے اور اپنے وقت کی بے مثل چیز ہونے کا چرچا نہوا اسلئے اسکے متعلق میں زیادہ آپ سے کچھہ نہیں کہنا چاہتا -

اب مجھے جو کچھہ آپ سے کہنا ہے وہ یہہ ہے

کہ جب بعض نادان بھائیوں نے مفرح عنبری کی بے طرح ملک میں قبولیت دیکھی تو اکثروں کے پیٹ میں حسد کے مارے گدی گدی ہونے لگی - اور بعض نے یہانتک کوتہ اندیشی سے کام لیا کہ بیرونجات سادہ لوح لوگوں کو دہوکہ میں ڈالنے کیلئے ہمارے اشتہار کے اکثر حصہ کی بعینہٖ نقل ہی کر دی - اور سطح نام کے تہوڑے سے تغیر و تبدل سے اشتہار جاری کر دیئے - اور اس طرز سے اشتہار لکھے کہ دیکھنے والا سرسری نظر میں سمجہی سمجھے کہ یہ وہی چیز ہے جسکی ہم ہمیشہ تعریف اور چرچا سنا کرتے ہیں - اور بعض نے شروع ہی سے یہہ بھی لکھدیا کہ اب اسکی قیمت نصف یا چہارم کی جاتی ہے حالانکہ اصلی قیمت والا اشتہار انکے نام سے دنیا میں کبھی آیا ہی نہ تہا - خداتعالے اپنے رحم سے ان کی حالت کی اصلاح فرماوے تا یہ لوگ اس ہیچ پرستی سے باز آویں اور سمجھیں کہ رزاق صرف اوسکی ذات ہے جو ہر چیز کا خالق ہے

ان اشتہاروں سے یہانتک لوگوں نے دہوکہ کہایا کہ

بعض لوگوں کے خطوط ہمارے پاس پہونچے کہ آپ کا اشتہار نصف قیمت کا فلان جگہ سے یا فلان اخبار سے ملا ہے لہذا آپ مہربانی کرکے اتنی ڈبیہ بہیجدیں - تب اون کو جواب لکھے گئے کہ آپ نے دہوکہ کہایا ہے ہمارا اشتہار کوئی ایسا نہیں نکلا اور نہ ہمیں مفرح عنبری جیسی قیمتی دوائی کا بے اندازہ خرچ و محنت ایسی اجازت ہی دیتے ہیں کہ ہم اسکو نصف قیمت پر دے سکیں -

خیر! آمدم بر سر مطلب

اب اس نوٹس کے پڑہنے سے آپ کو مذکورہ بالا علم تو ہوگیا ہے - اب اگر کوئی اشتہار اس قسم کا آپ کی نظر سے گذرے گا تو یقیناً آپکو معلوم ہو جائیگا کہ یہ اشتہار کس کی نقل ہے - اور اس اشتہار دینے والے کی منشا کیا ہے -

یہہ ہم آپ کو ہرگز منع نہیں کرتے

کہ آپ انکی دوائی نہ خریدیں - یہ آپ کا اختیار ہے - اور خداتعالے سب کا رزاق ہے یہ امر تو خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں کی قسمت پر منحصر ہے جیسا کسی کا عوض ہوگا ویسا ہی اوسکا معاوضہ ہوگا۔

بالآخر میں ایسے لوگوں کی بھلائی کیواسطے ایک نصیحت کرتا ہوں

اے خدا کے بندو! کامیابی کا یہ طریق نہیں جو تم نے اختیار کیا ہے - کامیاب ہونا چاہتے ہو تو رزاق خدا کی ہستی پر ایمان لاؤ - اور کسی کامیاب شخص کی وہ راہ اختیار کرو جس سے وہ کامیاب ہوا ورنہ خالی اشتہار چوری اور ہیر پہیر سے سوائے خسران کے کچھہ نصیب نہ ہوگا اور عاقبت نہایت برباد ہوگی -

مثال کے طور پر تمہیں ایک نظیر بتا دیتا ہون

اس کے بعد بھی اگر نہ سمجھو تو پھر تمہیں حوالہ بخدا کرتا ہوں (واللہ عزیز ذو انتقام) دیکھو اور سوچو کہ جب سردار بیاسنگہ نے ممیرے کا سرمہ ایجاد کیا تو اس سے پہلے جہانتک میرا علم ہے دنیا میں اس نام کا کوئی سرمہ موجود نہ تہا - مگر جب دنیا نے اوسے کامیاب ہوتے دیکھا تو اب قریباً ہر ایک اشتہار میں ممیرے کا سرمہ موجود ہے - مگر تم ہی خدارا سوچ لو کہ کون کامیاب ہوگیا - اور دوسروں کو کیا ملا - فرض کرو کہ اگر تم نے کسی مکر و حیلہ سے یا منت سماجت سے یا کسی کی خوشامد و لجاجت سے کسی کو اپنا ہم خیال بھی بنالیا تو مت سمجھو کہ کامیابی اسی میں ہے - مانا کہ دنیاوی بادشاہت کے قانون کی زد سے بچ سکتے ہو - لیکن احکم الحاکمین کے قانون کے پنجہ سے رہائی نہیں پا سکتے کیونکہ وہ تو دل کے بھیدوں اور نہان در نہان اسرار سے واقف ہے -

اب ناظرین سے میری اک عرض یہہ ہے

کہ کم سے کم آپ اس دہوکہ میں کبھی نہ آویں کہ کبھی کوئی اشتہار دیکھکر خواہ وہ ہمارے اشتہاروں میں سے کیسا ہی ملتا جلتا ہو - یا مفرح عنبری کے نام سے کیسا ہی قریب تر ہو یہ نہ سمجھ لیں کہ وہ اور مفرح عنبری ایک ہی چیز ہے بلکہ یہ سمجھیں کہ یہ اشتہار دینے والے کی اپنی خاص صنعت ہے پھر خریدو یا نہ خریدو یہ آپ کا اختیار ہے - اور مفرح عنبری کے لئے ہمیشہ اس نام اور پتہ کو یاد رکھئے -

حکیم محمد حسین قریشی
موجد مفرح عنبری
کارخانہ رفیق الصحت
لاہور

کیونکہ اس کا ایجاد کرنے والا یہی خاکسار ہے اور ہندوستان میں کامیاب ہونیوالی بفضلہ یہی دوائی ہے جسکا نام **مفرح عنبری** ہے -

تندرستی کا بیمہ

یعنے ڈاکٹر گنیش پرشاد بہارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی عه محصول ڈاک ۴؍

جسکو کیمیکل اگزامینر اور کمسٹری اہل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر کرپر صاحب یف - سے - یس - اے - آر - یس - یم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد - نفخ - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا - غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا یا اس کیوجہ سے جو بیماریاں مثلاً اسہال ہیضہ - سوء ہضمی - بواسیر قبض وغیرہ پیدا ہوتے ہیں - ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے - امتلائی - کھانسی یادمہ درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے - چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کر کے اس کی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اسلئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور سے ہضم ہو کر معمول سے زیادہ خون صالح پیدا ہوتا ہے -

ہزاروں میں سے تازہ سرٹیفکٹ :

جناب عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ مینے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا - مہربانی فرما کر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ فرمادیں -

جناب - حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندہ سے ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے - برابر مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

جناب - مولوی عبد العزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کملی پور متعلقہ ایجنسی پٹیالہ بھوپال بتاریخ ۱۲ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجب اثر دکھایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہوگئیں خداوند کریم آپ کو اجر خیر دے - میں اس کی بھی تصدیق کرونگا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بھی آپ ہی نظیر ہے - مہربانی فرما کر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیوپی ایبل بھیجکر ممنون فرمایئے -

ملنے کا پتہ (ڈ) نونہال سنگھ بہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس -

---

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی - دو مہینہ میں ہزار کتابیں ختم ہوئیں - یہ دوسرا اڈیشن ہے - قیمت ۱؍ انیس خلوت (عورتوں سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) قیمت ۱؍ - دوستی ۱؍ رکھشی تعصب ۱؍ - پانی (استعمال کا طریقہ اور اوسکی شناخت) ۱؍ - نوکری اور اوس کا فرض ۱؍ - ماں باپ کا استاد - ۱؍ - وقت اور محنت ۱؍ - علاج الطاعون - (مفصل حالات ۲۵ باب میں مندرج ہیں -) ۲؍ - گفتگو - ۲۶ طریقوں سے مختلف لوگوں سے بات کرنے کا بیان ۲؍ معمہ - سوعمر لوگوں کے لئے مفید نصیحتیں اور ہر معمولی کام کرنے کا اچھا طریقہ - قیمت ۲؍ - مقدمہ بازی ۱؍ - خانہ داری ۱؍ گلزار حقیقت ۱؍

ملنے کا پتہ

منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس

مفت — اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پہ آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھنا چاہئے — مفت

۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد پانچہزار سے بڑھا کر ۵۰ ہزار پڑیہ کر دی گئی ہے - ہر کارڈ ٹکٹ آنے پر روانہ ہوگی - یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اسکے خریدار موجود ہیں - سیکڑوں سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں اور رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جنکے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے - مفید ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا - یکم دسمبر سے صرف ۳۱ دسمبر تک تین ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں - اس پر تجربہ کے بعد ۷۰ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہیں - اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے - آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہیں جس پر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو - ہر مرض میں بیحد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائے نزول ماء میں اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں - جالا - پھولا - دھند - غبار - سبل - پانی جانا - پڑبال - خارش - موتیا بند ابتدائی - سرخی ناخنہ وغیرہ کو چندہی روز کے استعمال سے کھوتا ہے بصارت بڑھاتا ہے عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگانے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زائد کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے - تاجروں اور دوا فروشوں ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے - اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے - دریافت طلب امور کے لئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے - فرمایشات بذریعہ ویلیوپی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار - بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عه سرمہ سیاہ بھری فی تولہ ۸؍

کم خرچ بالانشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہم نے سوتی سنگی اور مشروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کے واسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی میں یہاں کے چابک دست کاریگروں نے یہ کمال کر دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پائیداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہیں ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے - قیمت فی تھان قسم اول طول ۲۴ گز - ۱۰ گرہ عرض ۱۴ گرہ عه + قیمت فی تھان قسم دوم طول ۲۴ گز ۸ گرہ - عرض ۱۰ گرہ عه

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے

المشتہر - محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری -

ہندوستانی بیوی نو

ورکر ہنے والی آب وہوا کے سبب سے بڑی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور اوائل عمر میں انہیں اپنی ننھی ننھی ہڈیوں اور اعصاب کے بڑھانے میں مدد دینے کے لئے مقوی اور شمن دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے

اسکاٹس املشن

بچوں کی ہڈیاں اور رگ اور پٹھے بڑھ جانے کی قوت ہے

وہ حسب دلخواہ ہے

استعمال کے چند ہی روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے -

ہاتھ سے نہیں چھوا جاتا

فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ

مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

ہمیشہ اس نشان ماہی گیر کا املشن لو جو اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مبارکباد

بہ تقریب واپسی حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد

اللہ تعالیٰ کی حمد ہو جسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے وقت نازل فرمایا جبکہ کل دنیا بگڑ چکی تہی - اور آپکو ایسی روشن اور زندہ کتاب عطا فرمائی جسکے برکات اور فیوض تازہ بتازہ ہر زمانے اور قرن میں پائے جاتے ہیں چنانچہ اس زمانہ میں بہی آپ ہی کی قوت قدسی اور فیض باطنی کے اثر سے ہم ہی میں کا ایک رسولؐ مبعوث ہوا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زندہ ثبوت اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور قرآن کریم کی صداقت کی روشن دلیل ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا سلام اور درود ہو (آمین) یہہ وہی خدا کا مامور مرسل ہے جو غلام احمد ہو کر اس زمانہ کے مریضان گنہ کیلئے مسیح موعود اور گمراہان ملت کے لئے مہدی مسعود ہو کر آیا ہے اسی طرح پر جیسے پہلے سے مقدر اور مقرر ہو چکا تہا - اس کا وجود آیت اللہ اسکے اہل و عیال آیات اللہ اسکا در و دیوار خدا کے وجود کے دلائل ہیں اسلئے ہم اس کے متعلق ہر قسم کے تذکرہ کو آیات اللہ کی تلاوت یقین کرتے ہیں اور دل رکہنے والے اس سے حظ پاتے اور عقل سلیم رکہنے والے فائدہ اٹہاتے ہیں مگر منکر ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں سمجہتے اللہ یستھزئ بھم ویمدھم فی طغیانھم یعمھون -

اس تمہید کے بعد پہر خدا تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اس نے ہمکو پہر موقع دیا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ایک اور آیت کی تلاوت کریں -

لہذا

ہم نہایت مسرت اور صدق دل سے اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ علی الارض وجری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے حضور اور بحضور حضرت ام المومنین علیہا السلام و جمیع ممبران خاندان حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مبارک تقریب پر (جو حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب مع الخیر اپنی دلہن کو لیکر دار الامان آ پہونچے اھلاً وسھلاً ومرحبا) احمدی قوم کیطرف سے مبارکباد عرض کرتے ہیں - ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

اس سے پیشتر آپ کی تقریب نکاح پر بہی ہم کو عرض مبارکباد کا موقع ملا تہا - اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دوسرا موقع بہی نصیب ہوا اور خدا کرے کہ ایسی بیسیوں تقریبیں دیکہنی نصیب ہوں - آمین - یہ تقریبیں بہی کچہ عجیب نہیں - جو ہر روز دنیا میں ہوتی ہیں اسلئے یہ مبارکباد بہی اس قسم کی مبارکباد کا رنگ اپنے اندر نہیں رکہتی ہے بلکہ یہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی ان تائیدات کا جو ہمارے سید و مولیٰ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے شامل حال ہیں ایک زندہ نشان ہے - اسلئے احمدی قوم ایسی مبارک تقریبوں پر بقدر حمد الٰہی کے گیت گائے اور شکریہ کے سجدات بجالائے وہ کم ہے کیونکہ یہ آیات اللہ کی تلاوت کا رنگ اپنے اندر رکہتی ہیں اور اسی نیت اور غرض سے ہم اوسکو پیش کرتے ہیں -

پس

یاد رکہو کہ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد (جنکی یہہ تقریب ہمیں اظہار مسرت کا موقع دیتی ہے) اللہ تعالیٰ کے ان نشانات میں سے ایک زندہ نشان ہیں جو خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کی تصدیق کیلئے ظاہر کئے چنانچہ صاحبزادہ صاحب اس پیشگوئی کے موافق جو آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۶ میں بالفاظ سیولد لک الولد و یدنیٰ منک الفضل درج ہے ۲۰ - اپریل ۱۸۹۳ء کو پیدا ہوئے - اور ۱۲ ستمبر ۱۹۰۲ء کو بعد نماز عصر آپکا نکاح ہمارے واجب الاحترام بہائی مولوی غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور کی دختر نیک اختر ...... بی بی سرور سلطان سلمہا الرحمان سے ساعت سعید میں حضرت حکیم الامۃ نے دار الامان ہی میں پڑہا تہا - اور اب اسکے بعد مئی ۱۹۰۹ء میں رخصتِ عروس کی مبارک تقریب پوری ہوئی والحمد للہ علیٰ ذالک - اس لحاظ سے کہ آپ آیت من آیات اللہ ہیں اور آپکی خوشی کی تمام تقریبیں اس کی وضاحت کرتی ہیں - یہ تقریب سعید ہمارے لئے پہر مسرت افزا موقع مبارکباد اور حمد الٰہی کا پیش کرتی ہے -

پھر حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد ایک اور طرح پر بہی عجیب نشان ہیں آپکی آنکہیں بعض عوارضات چشم کیوجہ سے سخت خراب ہوگئی تہیں اور ڈاکٹروں اور دیگر معالجین کو افسوس تہا کہ فائدہ کیصورت نظر نہیں آتی اسحالت اور صورتمیں اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تہی - برق طفلی بشیر چنانچہ اس الہام کے بعد آپ کی آنکہیں بفضلہ تعالیٰ درست ہوگئیں اور یوں ایک اور نشان ظاہر ہوا - ان امور پر یکجائی نظر کرنے کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی یہ تقریب دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال اور اس کے قادرانہ تصرفات کا ایک عجیب اثر پیدا کرتی ہے کیا کاذبوں اور مفتریوں کی اسطرح پر نصرت ہوتی اور ان کے ساتہہ یوں قبل از وقت وعدے ہو کر پورے ہوا کرتے ہیں سوچو ! اگر دل سلیم رکہتے ہو ؟ **غرض** مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ہم اپنے دل میں اس مبارکباد کے لئے ایک جوش پاتے ہیں اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ احمدی قوم کے ہر ایک فرد کے دل میں خاص جوش ہے - خدا کرے کہ ہم اور ہمارے احباب اپنے سید و مولیٰ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ام المومنین علیہا السلام کے زیر سایہ ہر قسم کی بیسیوں تقریبیں خوشی کی دیکہیں اور سجدات شکر بجالاویں - آخر میں اپنے مخدوم مولوی غلام حسن صاحب رجسٹرار اور انکے متعلقین کو اس مبارک تعلق اور تقریب پر بہت ہی مبارکباد دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے انہیں اس فخر کے لئے برگزیدہ کیا جو ہر شخص کو نہیں مل سکتا - ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم + پس وہ اس فضل عظیم پر جسقدر سجدات شکر بجالائیں وہ کم ہیں - وہ سعادت مند لڑکی فی الحقیقت اسم بامسمیٰ ہے جسکو ایسا بلند اقبال شوہر ملا جو خدا تعالیٰ کی آیات میں سے ایک نشان ہے اور جسکا مخدوم توم باپ خاتم الاولیاء ہے جس سے خدا تعالیٰ براہ راست کلام کرتا ہے اور جسکو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کیلئے امام منتخب فرمایا - اور قوموں کی رستگاری کا موجب قرار دیا - اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وبارک وسلم - آخر میں حضرت حجۃ اللہ اور ام المومنین اور آپکے متعلقین کے حضور مبارکباد عرض کرتے ہوئے نہایت عجز و انکسار سے التماس کرتے ہیں کہ اے خدا کے جری اور اسکے مقدس متعلقین ! آپکا یہ محض ناکارہ اور نکما خادم جو سخت گنہگار ہے آپکے قدموں پر پڑا ہوا ہے للہ اپنی نیم شبی دعاؤں میں اسکو اور اسکی کمزور ذریت اور اہل کو بہی یاد رکہنا تا کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے خاتمہ بالخیر کرے اور اسکی ذریت اور اہل کو خادم دین بنادے کیا عجب آپکی یہ دعائیں اسکا بیڑا پار کردیں اور حشر میں اسی طرح آپکے خدام میں اٹہنے کا شرف مل جاوے جیسے دنیا میں آپکی مجاورت کا اسپر فضل ہوا ہے + اے ہمارے سید و مولے امام ! اور اے حریم قدس کے رہنے والو ! اپنے اس پر معصیت غلام کو ان تنہائی کی گہڑیوں میں ضرور یاد رکہیو کیونکہ یہی آرزو اور آخری تمنا ہے کہ مرنا جینا اور حشر آپکے قدموں پر ہو اور خدا تعالیٰ سے مصفی تعلقات پیدا ہوں اور ذریت میں اہل دل خادمانِ دین ہوں ع این است کام دل اگر آید میسرم -

۱۰ مئی ۱۹۰۹ء کی صبح حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اپنے واجب الاحترام نانا صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب اور برادر بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب و دیگر احباب کے ساتہہ دار الامان سے پشاور کو روانہ ہوئے تہے اور آج بعد دوپہر ۱۶ مئی ۱۹۰۹ء کو واپس دار الامان پہونچے - اللہ تعالیٰ اس مبارک تقریب کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کیلئے برکات کا موجب بنادے - اور ہمارے سید و مولے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان پیشگوئیوں کے پورا ہونیکا ذریعہ ٹہیرا دے جو حضور کی کثرت نسل اور ذریت

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

گرجا گھر کی مٹی پلید امریکہ کے ایک شہر سنسنائے نام میں ایک عجیب تماشا ہوا۔ ایک سرکس کے پندرہ بیس ہاتھی فیل خانہ سے نکل کر شہر میں جا گھسے تین گھنٹہ تک لوگوں میں سخت سنسنی رہی پھر ایک گرجا کے احاطہ میں جا گھسے جہاں نماز ہو رہی تھی۔ لوگ کھڑکیوں سے بھاگے اور ہاتھیوں نے عمارت کا ستیاناس کر دیا۔ پاگل جانوروں کے جھنڈ نے درخت اکھاڑ ڈالے۔ باڑیں اور جنگلے توڑ دیئے۔ بظاہر تو یہ عجیب دل لگی کا تماشا ہو گیا لیکن دراصل اس میں ایک مبارک فال ہے کسر صلیب کی۔

تو براوج فلک چہ دانی چیست
چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

مشہور سیاح پروفیسر وغیرہ کی قابلیت اور وسعت تحقیقات کا تھوڑا سا نمونہ پیسہ اخبار نے شائع کیا ہے جو عجیب و غریب ہے پروفیسر موصوف نے ہند میں عیسائی مذہب کی نسبت اسلام کے بکثرت پھیلنے کی وجہ یہ بتائی ہے۔ مذہب عیسوی ایسا مذہب ہے کہ جو یورپین طبائع کے لئے موزوں ہے گو ابتداء میں یہ بھی ایک ایشیائی مذہب ہی تھا مگر مرور زمانہ سے یہ یورپین روش اختیار کر گیا اور مذہب اسلام چونکہ ایک ایشیائی مذہب ہے اسلئے جب کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے مگر پھر بھی ایشیائی تو رہتا ہے۔ لیکن عیسائی مذہب ہندوستان میں اسوجہ سے ناکام ہو رہا ہے کہ اسکے نو مریدوں کو انگریزوں کے درمیانہ درجے کے آدمیوں کی طرح بنانے کی کوشش کی جاتی ہے"

یہ عجیب و غریب رائے ہے جو پروفیسر صاحب نے عیسویت کی ناکامی کی پیش کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسے وہ اصول اسلام سے محض ناواقف ہیں عیسائیت سے بھی کورے کے کورے ہیں ہر امر کا ثبوت کہ عیسائی نو مریدوں کو انگلش مڈل کلاس کے مردوں کیطرح بنانے کی سعی کی جاتی ہے ان بھنگیوں اور ادنے قوموں کی پبلک لائف کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے جو عیسائی ہو کر بھی وہی پارٹ پلے کر رہے ہیں اصل بات یہ ہے کہ عیسائیت کی ناکامی اسوجہ سے نہیں بلکہ اسکے اصولوں کی کمزوری اور بیہودگی کی وجہ سے ہے۔ اور اسلام کی اشاعت کا بکثرت ہونا اسکے اصولوں کی عمدگی کی دلیل ہے۔ کیونکہ جبکہ لاکھوں کروڑوں روپیہ بے دریغ خرچ کیا جاتا ہے اور ہر قسم کے لالچ اور تحریکیں سامنے ہوتی ہیں پھر بھی اگر معقول اور فہیم طبقہ کے لوگ اس مذہب کے قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں تو اسکے بیہودہ ہونے کے لئے اور کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایک مردہ مذہب کو مردار خوار لوگ ہی قبول کر سکتے ہیں جن میں زندگی کی روح کام نہ کرتی ہو۔

رب ارحم! رب ارحم!! صیغہ حوادث ارضی و سماوی نے پنجاب کو مطلع کیا ہے کہ اب کے آندھیاں بکثرت چلیں گی۔ قطع نظر اسکے کہ اس قسم کی پیشگوئیوں کی کوئی وقعت کیجانی چاہئے یا نہ یہ امر قابل غور ہے کہ حوادث روزگار کا سلسلہ عجیب طرح سے شروع ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور یہ کل حوادث اس حادثہ کی تمہید ہیں۔ جو ایک الہام کیصورت میں شائع ہو چکا ہے آندھیوں کا کثرت سے آنا بھی مخلوق کو سخت مشکلات میں ڈالنے والا امر ہے۔ اس سے آتشزدگیوں کی کثرت ہو سکتی ہے سخت آندھیوں سے درختوں کے گرنے اور مکانوں کی چھتوں کے اکھڑ جانے سے حادثے واقع ہوتے ہیں۔ مجھے تعجب ہے کہ نری اٹکل بازیوں پر تو لوگ ایمان لاتے ہیں لیکن جب خدا کا مامور براہ راست وحی سے خبر پا کر ڈراتا ہے تو اسے بیہودگی کے ساتھ رد کر دیتے ہیں مگر اب خدا تعالے نے حوادثات کا کچھ ایسا دور چلایا ہے کہ وہ دنیا کو تنگ کر چھوڑے گا۔ اللہ تعالے رحم کرے۔

عذر نامعقول ثابت تا میکند الزام را روزگار راولپنڈی نی زلزلہ کی تباہی کے عنوان سے ۲۸۔ اپریل کی اشاعت میں ایک نوٹ سان فرانسسکو کے زلزلہ کے متعلق لکھا ہے۔ اور اس زلزلہ کو حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نشان صداقت قرار دینے میں استہزا کرتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ وہ کوئی معقول بات پیش نہیں کر سکا۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"بعض لوگ یہ کہتے تھے کہ ہندوستان کی مصائب زلزلہ اور طاعون وغیرہ تو مرزا غلام احمد صاحب کیوجہ سے ہیں اٹلی اور امریکہ میں کونسی نبی کی نافرمانی تے یہ غضب الہٰی پیدا کیا مگر قادیان کے ایک تازہ پرچہ میں بیان کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ یہ بات کہتے ہیں وہ بیوقوف ہیں کیونکہ نبی کسی خاص ملک کے واسطے نہیں ہوتا بلکہ تمام دنیا کے واسطے ہوتا ہے اور سچی بات بھی یہی معلوم ہوتی ہے اگر اس زمانہ میں بھی دائرہ نبوت وسیع نہ ہو تو پھر کب ہوگا اور یہ کوئی حجت نہیں ہو سکتی کہ اہل دنیا کو اس نبی کی خبر یا اطلاع ہے یا نہیں"

اس عذر اور اعتراض کی نامعقولیت خود اسی سے ثابت ہے کیونکہ جس پرچہ میں سان فرانسسکو کے زلزلہ کے متعلق نوٹ لکھا تھا اس میں کھولکر بحث کر دی تھی کہ آجکل دنیا ایک شہر کا حکم رکھتی ہے ہند و پنجاب میں ایک غیر معمولی خبر کا شائع ہو جانا کل دنیا میں شائع ہو جانا ہے۔ قطع نظر اسکے روزگار کے ایڈیٹر کو شاید معلوم نہیں کہ قادیان کا ماہوار انگریزی رسالہ روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے جسکی صدہا کاپیاں اشاعت اسلام کی خاطر مفت بھیجی جاتی ہیں اور اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ حضرت حجۃ اللہ اور آپکے دعاوی کے متعلق امریکہ کے اخباروں میں بیسیوں مضامین شائع ہو چکے ہیں خصوصاً امریکہ کے کاذب مدعی ڈوئی کو جن دنوں چیلنج کیا گیا تھا اس وقت امریکہ کے اخباروں میں حضرت اقدس کی دعوت خوب زور شور سے شائع ہوئی اور وہاں کے معزز اخباروں نے آپکا فوٹو بھی شائع کیا۔ اور پھر روزگار کے ایڈیٹر کو یہ بھی معلوم نہیں کہ امریکہ میں باقاعدہ احمدی جماعت کے ممبر موجود ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ایسی صورتوں کے ہوتے ہوئے ایسا بیہودہ اعتراض نہیں معلوم کیوں کیا جاتا ہے؟

زبان فریاد میدارد کہ بشتابید نصرت را اخبار وزیر ہند کے ایڈیٹر شیخ عبدالعزیز صاحب شاہی سیاحت میں ساتھ تھے انہوں نے اپنے اس سفر میں مسلمانوں کی حالت کو معائنہ کیا۔ اب وہ حالات اخبار میں شائع ہوئے ہیں۔ اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ شیخ صاحب نے مسلمانوں کی مذہبی حالت پر کوئی روشنی نہیں ڈالی اور سرے سے اس سوال کی انہوں نے ضرورت ہی نہیں سمجھی تاہم تعلیمی اور تجارتی حالات کے لحاظ سے جو کچھ انہوں نے مسلمانان ہند کی نسبت دیکھا اور شائع کیا ہے وہ ظاہر کرتا ہے کہ مسلمان ہر پہلو کے لحاظ سے ہر مقام پر گری ہوئی حالت میں ہیں۔ مسلمانوں کی یہ نکبت اور بے سروسامانی کیا ظاہر نہیں کرتی کہ

ع مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

شیخ صاحب اس فلاکت کیوجہ مغربی تعلیم سے لاپروائی اور کم توجہی بتاتے ہیں مگر میں ان سے اتفاق نہیں کر سکتا جبکہ خود مغربی ممالک کی حالت اس سے بھی زیادہ قابل رحم و افسوس ہو رہی ہے۔ انسان کا کمال روپیہ کمانا نہیں بلکہ انسانیت کے اعلے جوہر اس میں پیدا ہوں اور وہ عبودیت اور الوہیت کے پاک رشتوں کے تعلق کو سمجھے اسکے لئے مذہب کی حاجت ہے مسلمانوں کی اس بے سروسامانی پر شیخ صاحب روتے اور رلاتے ہیں انہوں نے مغربی تعلیم اور فلسفہ کیوجہ سے اوج اور عروج حاصل نہ کیا تھا۔ بلکہ انکی کامیابیوں کی اصل جڑ تقوی اور پاکیزگی تھی اور جب تک وہی حالت ان میں پیدا نہ ہو ان کی ترقی محال ہے ممکن ہے مغربی تعلیم اور یورپین تقلید ان میں محرک ادویہ کی طرح ایک عارضی اور خیالی تحریک پیدا کرے مگر وہ بے اصل اور بیفائدہ ہے جب تک اصلی طاقت پیدا نہ ہو اور پیدا ہوگی قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھنے سے جسکے لئے خدا تعالے نے اپنا مامور بھیجا ہے۔ اور زمانہ کی حالت نے بالطبع تقاضا کیا ہے۔

کہانتک نوبت پہونچ گئی ہے اس زمانہ میں دہریت اور الحاد کی کچھ ایسی ہوا چلی ہے کہ خدا تعالے کا نام لینا بھی گناہ سمجھا گیا ہے مادی اسباب اور زمینی تدابیر پر بھروسہ ہی ہر قسم کی مصیبت اور دکھ میں تسلی کا کافی ذریعہ قرار دے لیا گیا ہے۔ ایسی حالت کے ہو جانے پر بھی لوگوں کو جب اللہ تعالے کا مامور کوئی راہ بتاتا ہے تو اس پر ہنسی کی جاتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

میں ذیل میں حال کی آتشزدگی کی وارداتوں پر ایک معصر کی رائے پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے ملک کی روحانی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے اور وہ رائے یہ ہے جو پیسہ اخبار ۱۲ مئی ۱۹۰۶ء میں دی گئی ہے:۔

"آتشزدگیوں کی کثرت۔ خیال کیا جاتا ہے کہ پچھلے ہفتہ عشرہ میں جو آتشزدگی کی وارداتیں ہندوستان اور دنیا کے دوسرے حصوں میں ہوئی ہیں یہ نہایت غیر معمولی بات ہے اور ان سے نقصان بھی بہت سخت ہوا ہے سان فرانسسکو کی آگ تو ایک تاریخی واقعہ ہے لیکن ہندوستان کے اندر اس بے کثرت آتشزدگیوں سے بھی بڑا نقصان ہوا ہے اور اگر ان کے مقامات وقوع میں تنا فاصلہ نہ ہوتا تو نتیجہ نکالا جاتا کہ یہ کسی سازش کا نتیجہ ہیں۔ ان آتشزدگیوں سے دو ضروری باتیں ذہن نشین ہوتی ہیں۔ ایک تو آگ کے بیمہ کا رواج کثرت سے ہونا چاہئے اور دوسرا فایر انجنوں کا انتظام ہر جگہ بہت عمدہ ہو"

یہ وہ رائے ہے جو ایک تجربہ کار اور مسلمان کہلانیوالے اخبار نویس نے دی ہے۔ ان آتشزدگیوں کو غیر معمولی واقعہ تسلیم کر لیا گیا ہے اور بجز اسکے چارہ نہ تھا۔ ورنہ کسی گہری سازش کا نتیجہ قرار دینے کو ایڈیٹر صاحب آمادہ تھے۔ علاج بتاتے وقت جس قابلیت سے کام لیا ہے وہ ضرور قابل داد ہے ان ہر دو تجاویز میں خدا تعالے کی طرف رجوع اور درستی اخلاق اور صفائی معاملات کا کوئی ذکر نہیں شاید اسلئے کہ ایڈیٹر صاحب کے نزدیک ان باتوں کو آتشزدگی اور اس کے بچاؤ سے کوئی مناسبت نہیں۔ کاش اسے معلوم ہوتا کہ اللہ تعالے کا زبردست ہاتھ سب پر غالب ہے۔ کیا آگ کے بیمہ کے رواج کی کثرت سے آتشزدگیاں کم ہونگی؟ یہ فلسفہ میری سمجھ میں تو آیا نہیں شاید دانشمند ایڈیٹر پیسہ اخبار اسے خوب سمجھتا ہو۔ اگر یہ مراد ہے کہ آتشزدگی کی واردات سے تباہ ہونے والوں کو کوئی خسارہ نہ رہیگا وہ بیمہ کمپنی سے روپیہ وصول کر لیں گے تو کیا پیسہ اخبار کے فاضل ایڈیٹر صاحب کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ وہ بھی ملکی نقصان ہوگا۔ انہوں نے تو غالباً مجھ سے زیادہ پولیٹیکل اکانمی کی کتابیں پڑھی ہونگی پھر بیمہ کمپنی کا نقصان ان کے نزدیک ملکی نقصان نہیں وہ نقصان تو بدستور رہا۔ دوسری فایر انجن کثرت سے ہوں یا انکا عمدہ انتظام ہو کیا جہاں فایر انجن موجود ہیں وہاں آتشزدگیاں نہیں ہوتی ہیں یا نقصان نہیں ہوتے؟

سان فرانسسکو ایسے مہذب شہر میں کس چیز کی کمی تھی؟ پھر وہاں ان انجنوں نے کیوں کام نہ دیا؟ نادان انسان اپنی تجاویز پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا تعالے کی طرف رجوع نہیں کرتا جو ساری نیکیوں اور برکتوں کا سرچشمہ ہے اصلی بات یہی ہے خواہ کوئی اس پر ہنسے یا تعجب کرے کہ جبتک اہل دنیا اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ نہ کریں گے اور خدا تعالے سے اپنا معاملہ صاف نہ کریں گے اپنے اخلاق اور چال چلن میں پاکیزگی اور طہارت کے نمونے نہ دکھائیں گے۔ اسوقت تک خدا تعالیٰ کا قہری ہاتھ مختلف طریقوں سے اپنا عذاب نازل کرتا رہے گا۔ وقت ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اس مالک حقیقی کی طرف رجوع کریں۔

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

(سلسلہ کے لئے دیکھو الحکم مورخہ ۲۴ ر فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲-۳)

پس اسوقت چاہئے کہ مسلمان متنبہ ہو جاویں کہ ترقی **اسلام** کے لئے یہہ پہلو نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ مسیح کی وفات کے مسئلہ پر زور دیا جاوے اور وہ اس امر کے قایل نہ ہوں کہ **مسیح زندہ آسمان پر گیا ہے** مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ میرے مخالف اپنی بدقسمتی سے اس سر کو نہیں سمجھتے اور خواہ نخواہ شور مچاتے ہیں کاش یہ احمق سمجھتے کہ اگر ہم سب ملکر وفات پر زور دینگے تو پھر یہہ مذہب (عیسائی) نہیں رہ سکتا۔ مین یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کی زندگی اس **موت** میں ہے خود عیسائیوں سے پوچھ کر دیکھ لو کہ جب یہ ثابت ہو جاوے کہ مسیح زندہ نہیں بلکہ مر گیا ہے تو ان کے مذہب کا کیا باقی رہ جاتا ہے؟ وہ خود اس امر کے قایٔل ہیں کہ یہی ایک مسئلہ ہے جو انکے مذہب کا استیصال کرتا ہے مگر مسلمان ہیں۔ کہ مسیح کی حیات کے قایٔل ہوکر انکو تقویت پہونچا رہے ہیں اور اسلام کو نقصان پہونچاتے ہیں انکی وہی مثال ہے

یکے بر سر شاخ و بن مے برید

عیسائیون کا جو ہتھیار اسلام کے خلاف تہا اسی کو ان مسلمانون نے اپنے ہاتہہ مین لیا اور اپنی ناسمجہی اور کم فہمی سے چلا دیا جس سے اسلام کو اسقدر نقصان پہونچا مگر خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے **عین وقت** پر اس سے انکو آگاہ کر دیا اور ایسا ہتھیار عطا کیا جو صلیب کے توڑنے کے واسطے بے نظیر ہے اور اسکی تائید اور استعمال کے لئے اسنے یہہ سلسلہ قایٔم کیا چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید سے اس **موت مسیح** کے ہتیار نے صلیبی مذہب کو جسقدر کمزور اور سست کر دیا ہے وہ اب چھپی ہوئی بات نہیں رہی عیسائی مذہب اور اس کے حامی سمجہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی فرقہ اور سلسلہ انکے مذہب کو ہلاک کر سکتا ہے تو وہ یہی **سلسلہ** ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر ایک اہل مذہب سے مقابلہ کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں مگر اس سلسلہ کے مقابلہ میں نہیں آتے۔ بشپ صاحب کو جب مقابلہ کی دعوت کی گئی تو ہر چند اسکو بعض انگریزی اخبارون نے بہی جوش دلایا مگر پہر بہی وہ میدان میں نہیں نکلا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ ہمارے پاس عیسائیت کے استیصال کے لئے وہ ہتہیار ہین جو دوسرون کو نہیں دیئے گئے۔ اور انمیں سے پہلا ہتیار یہی موت مسیح کا ہتہیار ہے۔ موت اصلی غرض نہیں یہہ تو اس لئے کہ عیسائیون کا ہتیار تہا جس سے اسلام کا نقصان تہا۔ اللہ تعالےٰ نے چاہا کہ اس غلطی کا تدارک کرے چنانچہ بڑے زور کے ساتہہ اس کی اصلاح کی گئی اسکے علاوہ ان غلطیون اور بدعات کو دور کرنا بہی اصل مقصد ہے جو اسلام مین پیدا ہو گئی ہیں۔ یہہ قلت تدبر کا نتیجہ ہے اگر یہ کہا جاوے کہ اس سلسلہ مین اور دوسرے مسلمانون میں کوئی فرق نہیں ہے؟ اگر موجودہ مسلمانون کے معتقدات مین کوئی فرق نہیں آیا۔ اور دونو ایک ہی ہیں تو پہر کیا خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو عبث قایٔم کیا ایسا خیال کرنا اس سلسلہ کی سخت ہتک اور اللہ تعالےٰ کے حضور ایک جرأت اور گستاخی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے بار بار ظاہر کیا ہے کہ دنیا مین بہت تاریکی چہا گئی ہے۔ عملی حالت کے لحاظ سے بہی اور اعتقادی حالت کیوجہ سے بہی۔ وہ توحید جسکے لئے بیشمار نبی اور رسول دنیا میں آئے۔ اور انہون نے بے انتہا محنت اور سعی کی آج اسپر ایک سیاہ پردہ پڑا ہوا ہے اور لوگ کئی قسم کے شرک مین مبتلا ہو گئے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا کہ دنیا کی محبت نکرو مگر اب دنیا کی محبت ہر ایک دل پر غلبہ کر چکی ہے اور جسکو دیکہو اسی محبت میں غرق ہے دین کے لئے ایک تنکا بہی ہٹانیکے واسطے کہا جاوے تو وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے اور ہزاروں عذر اور بہانے کرنے لگتا ہے ہر قسم کی بدعملی اور بدکاری کو جائز سمجہہ لیا گیا ہے اور ہر قسم کے منہیات پر کہلم کہلا زور دیا جاتا ہے۔ دین بالکل بے کس اور یتیم ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں اگر اسلام کی تائید اور نصرت نہ فرمائی جاتی تو اور کونسا وقت اسلام پر آنے والا ہے جو اسوقت مدد کی جاوے۔ اسلام تو صرف نام کو باقی رہ گیا اب بہی اگر حفاظت نہ کی جاتی تو پہر اسکے مٹنے مین کیا شبہہ ہو سکتا تہا۔

مین سچ کہتا ہون کہ یہ صرف قلت تدبر کا نتیجہ ہے جو کہا جاتا ہے کہ دوسرے مسلمانون مین کیا فرق ہے! اگر صرف ایک ہی بات ہوتی تو اس قدر محنت اوٹہانے کی کیا حاجت تہی ایک سلسلہ قایٔم کرنے کی کیا ضرورت تہی؟ میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ نے بار بار ظاہر کر چکا ہے کہ ایسی تاریکی چہا گئی ہے کہ کچہہ نظر نہیں آتا۔ وہ توحید جسکا ہمیں فخر تہا اور اسلام جسپر ناز کرتا تہا وہ صرف زبانوں پر رہ گئی ہے ورنہ عملی اور اعتقادی طور پر بہت ہی کم ہونگے جو توحید کے قایٔل ہوں۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا تہا دنیا کی محبت نکرنا مگر اب ہر ایک دل اسی مین غرق ہے اور دین ایک بے کس اور یتیم کی طرح رہ گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمایا تہا

حب الدنیا راس کل خطیئۃ

یہہ کیسا پاک اور سچا کلمہ ہے مگر آج جو دیکہو ہر ایک اس غلطی مین مبتلا ہے۔ ہمارے مخالف آریہ اور عیسائی اپنے مذاہب کی حقیقت کو خوب سمجہ چکے ہیں لیکن اب اسے نباہنا چاہتے ہیں عیسائی اچہی طرح جانتے ہین کہ ان کے مذہب کے اصول و فروع اچہے نہیں ایک انسان کو خدا بنانا ٹہیک نہیں اس زمانہ مین فلسفہ طبعی اور سائنس کے علوم ترقی کر گئے ہیں اور لوگ خوب سمجہ گئے ہیں کہ مسیح بجز ایک ناتوان اور ضعیف انسان ہونے کے سوا کوئی اقتداری قوت اپنے اندر نہ رکہتا تہا۔ اور یہ ناممکن ہے کہ ان علوم کو پڑہکر خود اپنی ذات کا تجربہ رکہہ کر اور مسیح کی کمزوریون اور ناتوانیون کو دیکہہ کر یہہ اعتقاد رکہیں کہ وہ خدا تہا؟ ہرگز نہیں۔

شرک عورت سے شروع ہوا ہے اور عورت سے اسکی بنیاد پڑی ہے یعنے حوا سے جسنے خدا تعالےٰ کا حکم چہوڑ کر شیطان کا حکم مانا اور اس شرک عظیم یعنے عیسائی مذہب کی حامی بہی عورتین ہی ہیں۔ درحقیقت عیسائی مذہب ایسا مذہب ہے کہ انسانی فطرت دور سے اسکو دہکے دیتی ہے اور وہ کبہی اسے قبول ہی نہیں کر سکتی اگر درمیان دنیا نہ ہوتی۔ تو عیسائیون کا گروہ کثیر آج مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ عیسائیوں میں مخفی مسلمان رہے ہیں اور انہون نے اپنے اسلام کو چہپایا ہے لیکن مرنے کے وقت اپنی وصیت کی اور اسلام ظاہر کیا ہے ایسے لوگون مین بڑے بڑے عہدہ دار تہے۔ انہون نے حب دنیا کی وجہ سے زندگی مین اسلام کو چہپایا لیکن آخر انہیں ظاہر کرنا پڑا۔ مین دیکہتا ہون کہ ان دلوں میں اسلام نے راہ بنا لیا ہے اور اب وہ ترقی کر رہا ہے۔ حب دنیا نے لوگون کو محجوب کر رکہا ہے۔ غرض مسلمانون مین اندرونی تفرقہ کا موجب بہی یہی حب دنیا ہی ہوئی ہے کیونکہ اگر محض اللہ تعالےٰ کی رضا مقدم ہوتی تو آسانی سے سمجہ مین آ سکتا تہا کہ فلان فرقے کے اصول زیادہ صاف ہیں اور وہ انہیں قبول کرکے ایک ہو جاتے۔

اب جبکہ حب دنیا کیوجہ سے یہہ خرابی پیدا ہو رہی ہے تو ایسے لوگون کو کیسے مسلمان کہا جا سکتا ہے جبکہ ان کا قدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم پر نہیں اللہ تعالےٰ نے تو فرمایا تہا

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ

یعنے اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالےٰ تم کو دوست رکہے گا۔ اب اس حب اللہ کی بجائے اور اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بجائے حب الدنیا کو مقدم کیا گیا ہے کیا یہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے؟ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دنیا دار تہے؟ کیا وہ سود لیا کرتے تہے یا فرائض اور احکام الٰہی کی بجا آوری میں غفلت کیا کرتے تہے کیا آپ میں (معاذ اللہ) نفاق تہا۔ مداہنہ تہا دنیا کو دین پر مقدم کرتے تہے؟ غور کرو۔

اتباع تو یہہ ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلو اور پہر دیکہو کہ خدا تعالےٰ کیسے کیسے فضل کرتا ہے صحابہ نے وہ چلن اختیار کیا تہا پہر دیکہہ لو کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں کہان سے کہان پہونچایا۔ انہون نے دنیا پر لات ماردی تہی اور بالکل حب دنیا سے الگ ہو گئے تہے اپنی خواہشون پر ایک موت وارد کر لی تہی۔ اب تم اپنی حالت کا ان سے مقابلہ کرکے دیکہہ لو۔ کیا انہیں کے قدموں پر ہو؟ افسوس اسوقت لوگ نہیں سمجہتے کہ کیا خدا تعالےٰ ان سے کیا چاہتا ہے؟ راس کل خطیئۃ نے بہت سے بچے دیدیئے ہیں کوئی شخص عدالت میں جاتا ہے تو ۲ ر لیکر جہوٹی گواہی دیدینے میں ذرا شرم و حیا نہیں کرتا کیا وکلاء قسم کہا کر کہہ سکتے ہیں کہ سارے کے سارے گواہ سچے پیش کرتے ہیں۔ آج دنیا کی حالت بہت نازک ہو گئی ہے جس پہلو اور رنگ سے دیکہو۔ جہوٹے گواہ بنائے جاتے ہیں۔ جہوٹے مقدمہ کرنا تو بات ہی کچہہ نہیں جہوٹے اسناد بنا لئے جاتے ہیں۔ کوئی امر بیان کرینگے تو سچ کا پہلو بچا کر بولین گے۔ اب کوئی ان لوگون سے جو اس سلسلہ کی ضرورت نہیں سمجہتے پوچہے کہ کیا یہی وہ دین تہا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیکر آئے تہے اللہ تعالےٰ نے تو جہوٹ کو نجاست کہا تہا کہ اس سے پرہیز کرو۔

اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور

بت پرستی کے ساتہہ اس جہوٹ کو ملایا ہے جیسا احمق انسان اللہ تعالےٰ کو چہوڑ کر پتھر کی طرف سر جہکاتا ہے ویسے ہی صدق و راستی کو چہوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جہوٹ کو بت بناتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسکو بت پرستی کے ساتہہ ملایا اور اس سے نسبت دی جیسے ایک بت پرست بت سے نجات چاہتا ہے جہوٹ بولنے والا بہی اپنی طرف سے بت بناتا ہے اور سمجہتا ہے کہ اس بت کے ذریعہ نجات ہو جاوے گی۔ کیسی خرابی آکر پڑی ہے اگر کہا جاوے کہ کیون بت پرست ہوتے ہو اس نجاست کو چہوڑ دو تو کہتے ہیں کہ کیونکر چہوڑ دین اسکے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سے بڑہ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی جہوٹ پر اپنی زندگی کا مدار سمجہتے ہیں۔

مگر مین تمہیں یقین دلاتا ہون کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے۔ بہلائی اور فتح اسی کی ہے مجہے یاد ہے کہ مینے ایک مرتبہ امرتسر ایک مضمون بہیجا اسکے

ساتھ ہی ایک خط بھی تھا - رلیارام کے دکیل ہند اخبار کے متعلق تھا + میرے اس خط کو خلاف قانون ڈاکخانہ قرار دیکر مقدمہ بنایا گیا - وکلاء نے بھی کہا کہ اس میں بجز اسکے رہائی نہیں جو اس خط سے انکار کر دیا جاوے - گویا جھوٹ کے سوا بچاؤ نہیں - مگر مینے اسکو ہرگز پسند نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ اگر سچ بولنے سے سزا ہوتی ہے تو ہونے دو - جھوٹ نہیں بولونگا آخر وہ مقدمہ عدالت میں پیش ہوا - ڈاکخانوں کا افسر بہ حیثیت مدعی حاضر ہوا - مجھسے جسوقت اسکے متعلق پوچھا گیا تو مینے صاف طور پر کہا کہ یہ میرا خط ہے مگر مینے اسکو جزو مضمون سمجھ کر اس مین رکھا ہے - مجسٹریٹ کی سمجھ میں یہ بات آگئی اور اللہ تعالے نے اوسکو بصیرت دی - ڈاکخانوں کے افسر نے بہت زور دیا مگر اس نے ایک نہ سنی اور مجھے رخصت کر دیا + میں کیونکر کہوں کہ جھوٹ کے بغیر گذارہ نہیں ایسی باتیں نری بیہودگیاں ہیں سچ تو یہ ہے کہ سچ کے بغیر گذارہ نہیں -

میں ابتک بھی جب اپنے اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو ایک مزا آتا ہے کہ خدا تعالے کے پہلو کو اختیار کیا اسنے ہماری رعایت رکھی اور ایسی رعایت رکھی جو بطور ایک نشان کے ہوگئی -

من یتوکل علی اللہ فھو حسبہ

یقیناً یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اسکو باور کروں مجھ پر سات مقدمے ہوئے ہیں اور خدا تعالے کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی کوئی بتائے کہ کسی ایک مین بھی خدا تعالے نے مجھے شکست دی ہو - اللہ تعالی تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے - یہہ ہو سکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے ؟ اگر ایسا ہو تو دنیا میں پھر کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالے پر سے ہی اعتقاد اٹھہ جاوے - راستباز تو زندہ ہی مرجاوین - اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے - اور کسی اور جھوٹ کی سزا ہوتی ہے - خدا تعالی کے پاس تو انکی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے انکی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پالیتے ہیں میرے ایک اوستاد گل علی شاہ بٹالے کے رہنے والے تھے وہ شیر سنگھ کے بیٹے پرتاب سنگھ کو بھی پڑھایا کرتے تھے انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ شیر سنگھ نے اپنے باورچی کو محض نمک مرچ کی زیادتی پر بہت مارا تو چونکہ وہ بڑے سادہ مزاج تھے انہوں نے کہا کہ آپ نے بڑا ظلم کیا - اسپر شیر سنگھ نے کہا مولوی جی کو خبر نہیں اس نے میرا سو بکرا کھایا ہے - اسی طرح پر انسان کی بدکاریوں کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے اور وہ کسی ایک موقع پر پکڑا جاکر سزا پاتا ہے - جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اسلئے کہ وہ خدا تعالے کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالے کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں - لیکن ادہوری بات فائدہ نہیں پہونچا سکتی + کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدت بھوک کے وقت ایک دانہ یا ایک لقمہ سے سیر ہو جاویگا بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پیے یا کھانا نہ کھائے تسلی نہ ہوگی اسیطرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں - ناقص اعمال اللہ تعالی کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں اللہ تعالے کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دونگا -

غرض یہ باتیں دنیادار خود ہی بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گذارہ نہیں کوئی کہتا ہے فلان شخص مقدمہ میں سچ بولا تھا اسلئے چار برس کو دھر الیا - میں پھر کہونگا کہ یہہ سب خیالی باتیں ہیں جو علم و معرفت سے پیدا ہوتی ہیں -

کسب کمال کن کہ عزیز جہان شوی

یہہ نقص کے نتیجے ہیں - کمال ایسے ثمرات پیدا نہیں کرتا - ایک شخص اگر اپنی موٹی سی کھدر کی چادر میں کوئی ٹوپا بھرے تو اس سے وہ درزی نہیں بن جاویگا اور یہ لازم نہ آئیگا کہ اعلے درجہ کے ریشمی کپڑے بھی وہ سی لیگا - اگر اسکو ایسے کپڑے دیئے جاوین تو نتیجہ یہی ہوگا کہ وہ انہیں برباد کر دیگا - پس ایسی نیکی جس میں گند ملا ہوا ہو - کسی کام کی نہیں خدا تعالے کے حضور اسکی کچھہ قدر نہیں لیکن یہہ لوگ اسپر ناز کرتے ہیں اور اسکے ذریعہ نجات چاہتے ہیں اگر اخلاص ہو تو اللہ تعالے تو ایک ذرہ بھی کسی نیکی کو ضائع نہیں کرتا - اسنے تو خود فرمایا ہے -

من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

اسلئے اگر ذرہ بھر بھی نیکی ہو تو اللہ تعالے سے اسکا اجر پائیگا - پھر کیا وجہ ہے کہ اس قدر نیکی کرکے پھل نہیں ملتا اسکی وجہ یہی ہے کہ اس میں اخلاص نہیں آیا ہے - اعمال کے لئے اخلاص شرط ہے جیسا کہ فرمایا

مخلصین لہ الدین

یہہ اخلاص ان لوگوں میں ہوتا ہے جو ابدال ہیں

(باقی آیندہ)

مراسلت

النصوص تحمل علی ظواھرھا

جناب ایڈیٹر صاحب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ - تھوڑے دنوں کا ذکر ہے ایک دوست نے مجھپر اعتراض کیا کہ جناب مرزا صاحب احادیث کو لفظی ظاہر پر نہیں اٹھاتے مجاز و استعارہ سے کلم لیتے ہیں حدیث میں مہدی کی نسبت یملک سبع سنین آیا ہے اور دجال کیوقت دن مثل سال کے ہوگا (یوم کسنۃ) حالانکہ ان میں سے ایک بات بھی ظاہر نہیں ہوئی اسلئے ہم لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے پیرو ہیں -

خاکسار اس اعتراض کے متعلق ایک حدیث پیش کرتا ہے آپ اسکو اپنے اخبار میں شائع کر دیں شاید اس سے کوئی ہمارا مخالف بھائی فائدہ حاصل کرے -

چونکہ ہمارے معترض دوست کی اصل غرض النصوص تحمل علی ظواھرھا ہے اسلئے جواب میں ہم بھی مجاز استعارہ کا ذکر نہیں کرتے کیونکہ ہمارے مخالف بھائی اس مجاز اور استعارہ کے لفظ سے سخت ناراض ہیں اثنائے گفتگو میں اگر ہماری زبان سے مراد کا لفظ سن جاویں تو فوراً منہ پھیر لیتے ہیں کہ یہ لوگ حدیث کو نہیں مانتے لہذا حدیث ذیل کو اپنے ظاہر پر اٹھانے سے جو مطلب حاصل ہوتا ہے اسپر اپنے بھائیوں کو توجہ دلاتے ہیں -

عن انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشھر والشھر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار - رواہ الترمذی -

مظاہر حق میں لکھا ہے کہ "یہ ہوگا حضرت عیسٰے اور مہدی کے زمانہ میں" اب ہم احادیث کو ظاہر پر اٹھانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ جب تمہارے فرضی عیسٰی اور مہدی کے زمانہ میں سال مثل مہینہ کے ہوگا اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل ساعت کے اور ساعت مثل اٹھتے شعلہ آگ کے ہوگی تو اس حساب سے تمہارے مہدی اور عیسٰی کی ہفت سالہ سلطنت اور حکومت تمہاری خواہش مال و دولت کو پورا نہیں کر سکتی کیونکہ اس تھوڑے سے وقت میں نہ وہ روئے زمین کے کفار کو قتل کر سکتے ہیں نہ تم ان کے مدفونہ خزائن نکال کر عیش اڑا سکتے ہو پھر نہیں ایسے حاکم اور حکومت کے انتظار سے کیا فائدہ - جسوقت اور زمانہ کے لئے آپ لوگ اپنے خیالی ہتیار تیز کر رہے ہیں وہ وقت اور زمانہ تو اس قدر جلدی گذر جاوے گا کہ حج زکوۃ صوم وصلوۃ نکاح کرنا یا صاحب اولاد ہونا کفار اشرار کو قتل کرکے ویران گھروں کا آباد ہونا یہہ باتیں اس قلیل وقت میں کیونکر حاصل ہو سکتی ہیں - علاوہ ازیں تمہارے مسیح کا جس سے جنگ و جدال ہوگا اسکا دن تو مثل سال ہوگا ایسے مسیح کا ظہور اسکے مقابلہ میں محض ایک خواب و خیال ہوگا - اے مطلب مراد سے محروم و نامراد معترض بوقت تمہارے مسیح کا کیا حال ہوگا کیونکہ اس کا آفتاب تو منہ دکھاتے ہی غائب ہو جاویگا اور دجالی آفتاب روشن و تابان تمہاری رات اسکا دن تم سوتے وہ جاگتا اب بتاؤ خفتہ بیدار کا یا غافل ہوشیار کا کیونکر مقابلہ کر سکتا ہے - النصوص تحمل علی ظواھرھا پر زور دینے والو ذرہ ہمکو بھی الساعۃ کالضرمۃ (ساعت مثل اٹھتے شعلہ آگ کے) یوم کسنۃ (دن مثل سال کے) کی فلاسفی سے مطلع کرنا چاہئے کہ جب آپکے نزدیک ظاہر حدیث کو چھوڑنا کفر ہے تو یہ کامل ایمان کیونکر حاصل ہو کہ مہدی و مسیح ایک طرف ہونگے اور دجال لعین دوسری طرف - ان کے روز تو جلدی گذر جاوین اور اسکا دن ختم ہونے میں نہ آوے ایک ملک ایک ہی جگہ میں یہہ عجیب تماشا ہے کہ مہدی مسیح کے لشکروں میں کئی رات دن گذر رہے ہیں مگر دجالی لشکر دن میں رات کی خبر نہیں -

کیا یہی دلائل ہیں جو آپ لوگوں کو حضرت اقدس کے مسیح موعود یا مہدی معہود ماننے سے روک رہے ہیں کیا آجکل کے تعلیم یافتہ لوگ تمہارے اس اعتقاد سے اسلام پر ہنسی نہیں اڑائینگے - آؤ خدا کا خوف کرو کیوں اسلام کو بدنام کر رہے ہو جب تک آپ لوگ اس امام علیہ الصلوۃ والسلام کے حربہ کو (جو اللہ تعالے نے جناب کو عطا فرمایا) ہاتھ میں نہیں لینگے دشمنوں کو مغلوب نہیں کر سکتے اگر تمہاری روایات اور حکایات کو مانا جاوے تو اسلام ہاتھ سے جاتا ہے بعض آیات اور احادیث کے مطالب اور معانی کے سمجھنے میں آپ نے غلطی کھائی ہے یاد رکھو اب ان قصوں سے کام نہیں چلتا جو بعض تفسیروں میں درج ہیں -

ذیل میں ہم چند اشعار تفسیر محمدی سے نقل کرتے ہیں آپ انصاف کریں اس معقولی زمانہ میں ان اقوال سے ہم اسلامی صداقت کو مخالفین اسلام پر ظاہر کر سکتے ہیں - دیکھو تفسیر محمدی آیت وانا لمسنا السماء الخ

تے ایہہ بھی جنان کیہا جو اسمان ٹٹولیا وچ اسمانان
تے پایا اسنوں بھریا چوکیاں سخت جا وہ نگہبانان
نے ایہہ بھی جنان کیہا جو بیٹھے ہندسان اسین کتنی جائیں
وچ اسمان تکان سُن آئیے اسین سخن فرشتیان تائیں
بس جو کوئی کن دہر ہن پاوے شعلے آتش تارے
گہات لگائے کہلے تیار تہ پہونچن دیون کنارے
اوہ خبران غیبی جن شیطان جو لیاوندے جہڑے سمانان
پھر کوہ میان پہونچاندے آ کہے نقع دڈا انسانان

نفع زیاں آئندہ تہیں نہاں جن خبر یا دیند ہے
انسان اوس نفع زیاں اگاڈ بندوبست کریندے
اسو چہ نفع دڈا انساناں جہاں عزت ہوندی
ہن او وہ رستہ بند ہویا کچہ خبر نہیں کسی پوندی

خیال کرو بہلا عقل یہہ بات قبول کر سکتی ہے کہ جن آپ کی رسالت سے پہلے آسمان پر بلا خوف چڑہ جاتے تہے اور وہ شعلے جو آسمانی حفاظت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں ا نپر نہ ٹوٹتے تہے اور بقول تمہارے یہہ ستاروں کے ٹوٹنے کا سلسلہ آنحضرت صلعم کے زمانہ سے شروع ہوا گویا پہلے آسمان کا انتظام ناقص تہا کہ جن شیاطیں آلہی دربار کے خاص راز اپنی چالاکی سے معلوم کرکے اپنے دوستوں اور مریدوں کو بتلا دیتے تہے پہر وہ جن اور آدمی اس حکم کے پہونچنے سے پہلے اپنا ٹہیک بندوبست کرلیتے تہے پہر فرشتے بچارے ناکام ہوکر واپس آسمانپر جاکر عرض کرتے کہ اے عالم الغیب اور غدار خدا ہمیں ناحق تکلیف اٹہانی پڑی کہ جن پلید ہمارے اس راز کو سنتا تہا جو نہ ہماری نظر میں پڑا اور نہ آپنے معلوم کیا ہم تو اسی مشورہ میں رہے وہ غوغا زمین پر جاکر اپنے کام میں لگ گیا اور اپنے تبعین سے ملکر ایسے اسباب بہم پہونچائے کہ ہمکو مجبوراً واپس ہونا پڑا۔

اب غور کرو اور ایمان سے کہو یہ باتیں اسلام کو قوت دیتی ہیں یا جو سلسلہ احمدیہ کے علماء اور فضلاء نے اپنی تصانیف میں قرآنی نکات اور احادیث کے رموز و اشارات کو بیان فرمایا۔ ان سے اسلام نہیں سکتا ہے پس تمکو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہئے کہ اس نے وقت پر تمہاری دستگیری فرمائی اگر آج وہ اپنے مامور کو نہ بہیجتا تو اسلام کا کیا حال ہوتا۔ سو غافلو اٹہو ہوشیار ہو جاؤ کیوں انکار کی نیند میں مست ہوکر اپنے آپ کو ہلاک کرتے ہو اعتراض مذکورہ کے جواب میں یہ ذکر محض اس غرض سے کیا گیا کہ ہم تفسیر حسینی یا تفسیر محمدی سے موجودہ زمانہ کے مفاسد کو روک نہیں سکتے ضرورت کو دیکہو جہٹ کا فر کہدینا مناسب نہیں دعا کرو کہ اللہ تعالےٰ تمکو امام الوقت کے شناخت کی توفیق بخشے اور ہم سب بہائی ملکر دین کی خدمت کریں۔ آمین۔

ہمیں کچہ کیں نہیں بہائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو نیک دل ہووے دل و جان اوسپہ قرباں ہے

راقم

کرم داد از دوالمیال ضلع جہلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتح اسلام

بجواب اشتہار مباہلہ پادری احمد مسیح ناکام

لن یجعل اللہ الکٰفرین علے المومنین سبیلا
خدا کفار کو مومنین پر ہرگز غالب نہ کرے گا

جواب شعر نابینا ایڈیٹر کو

قبول حق کو کریں دل جلوں کا کام نہیں
وہ جل کے خاک نہ ہوویں تو میرا نام نہیں

دعوت نابینا اینڈ کمپنی[1]

اے واعظ کور چشم ناداں — کیوں تجہ میں نہیں ہے نور ایماں
تونے یہ طریق کیا نکالا — ہے تیرا تو سب سے ڈہب نرالا
مکاری سے اشتہار دینا — اور مکر کو دل میں ٹہان لینا
یوں مفت میں فتح پہر اوڑانا — حق بات کو درمیاں نہ لانا
کیا خوف نہیں تجہے خدا کا — کچہ پاس نہیں رہا حیا کا
تحسن مردہ خدا کی اے پجاری — کیوں عقل گئی ہے تیری ماری
چوروں[1] تیرا یہ دام تزویر — ہے تیری یہہ کمپنی کی تحریر
ممبر تری کمپنی کے سارے — جاہل ہیں سبہی خدا کے مارے
ہیں ل سے وہ دشمنان اسلام — اسلام سے اون کو کچہ نہیں کام
فطرت میں ہے اونکی بغض و کینہ — ہے غیض سے تنگ اونکا سینہ
پیشہ ہے بس اون کا حیلہ سازی — اسلام سے کرتے ہیں وہ بازی
دن رات ہیں تیرے پاس جاتے — منصوبے ہیں جہوٹ کے بناتے
اسلام سے ہو گئے اب وہ بیزار — بیٹہے ہیں پادریکو ہیں طیار
شیعہ ہیں ہیں وہ اہل سنت — ملحد ہیں وہ اور ہیں ور امت
چہروں سے عیاں ہیں اونکی آثار — اسلام سے کچہ نہیں سروکار
اونکو نہ نماز و صوم سے کام — جیتے ہیں مگر بطور گمنام
افسوس ہے اونکی طاقتوں پر — اسلام کی ان رقابتوں پر
کورے ہیں وہ از قرآن انی — اونمیں نہیں قوت بیانی
علمی نہیں اونکو کچہ لیاقت — ہیں سر سے وہ تا با حماقت
ہاں گالی گلوچ میں ہیں ہشیار — لڑنے کیلئے ہیں خوب طیار
نازاں وہ فقط جہاد پر ہیں — آمادہ کسی فساد پر ہیں۔
کیا اونکو خبر جہاد کیا ہے — قرآن میں کس طرح لکہا ہے
جبار مسیح کو بنا کر — مہدی کو بہی ساتہ میں ملاکر
مخلوق کو قتل یوں کرانا — اسلام کو جبر سے منانا
اس وہمی جہاد پر ہے کیوں ناز — عیسےٰ سے سنیں جہاد کا راز
کیوں سر میں جہاد ہے سمایا — کیوں عقل نے اونکی جیخ کہایا
کیوں وہمی جہاد پر ہیں مرتے — اسلام کو بدنام کیوں ہیں دہرتے

نابینا کی کمپنی ذرا سن — کیوں دین مسیح کی ہوئی دشمن
اسلام سے ارتداد کیوں ہے — عیسائی سے اتحاد کیوں ہے؟
ہے مکر سے فتح تو اڑاتی — ایمان ہے مفت میں گنواتی
تزویر و فریب دجل کرکے — چہاپے ہیں یہ تونے چار ورقے
اندہیر میں دور کی ہے سوجہی — اندہی کی پہیلی خوب بوجہی
اے واعظ شیخ اینڈ ایڈیٹ — اور دوست تو تفتہ ہر طرف خاست
انکس کی رہ کجست پسندید — دیگر نہ گزید جانب راست
کہا نہیں قسم کے چال بازی — یہہ کذب و دروغ جعلسازی
ہیں تجہکو تو جانتا تہا ظالم — ممبر ترے تجہ سے کچہ نہیں کم
ہیں زیادہ بلکہ خودسری میں — نکلے ہیں فزوں ستمگری میں
پر خوب ملائی رب نے جوڑی — اندہے کو ملے ہیں چند کوڑی
یہہ تجکو ملے ہیں یار ایسے — مفلس کو ہوں جیسے چار پیسے
ہیں ٹٹو کرایہ کے یہ سارے — کیا کام کرینگے یہ بچارے
تازی نہیں ہیں جو کام آویں — میدان میں تیرے ساتہ جاویں
دہکا تجہے ساتہ میں یہ دینگے — منہ پہیر کے اپنی راہ لیں گے
تب ہوگا نہ گہاٹ کا نہ گہر کا — بتلا کہ کریگا پہر وہاں کیا
میں حکم دم عیسیٰ زماں ہوں — اور فضل خدا سے خوش بیاں ہوں
میرا یہ قلم وہ اژدہا ہے — سانپوں کو ترے نگل رہا ہے
یارب ہے دعائے احمدی اب — آجائیں یہ سیدہی راہ پر سب
یارب تو بچا مجہے ستم سے — ہر ایک فریب رنج و غم سے
قاسم کو اے قادر توانا — دوزخ کے عذاب سے بچانا

ہمارے اشتہار پیام اسلام مورخہ ۱۲-اپریل ۱۹۰۶ء کا جواب منجانب واعظ نابینا بصورت چوورقہ اشتہار جسکا نام نابینا ایڈیٹر کو تے۔ "مباہلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہوگا" رکہا ہے مطبوعہ ۲۹-اپریل ۱۹۰۶ء بذریعہ ڈاک یکم مئی کو ہمارے پاس پہونچا۔ ہمنے اوسکو خود بہی پڑہا اور بعض اون اصحاب کو بہی سنایا جو اس مباحثہ میں شریک جلسہ تہے۔ جسقدر اونکو اس پر مکرو دجل تحریر نابینا اینڈ کمپنی سے افسوس ہوا اوسقدر ہمکو نہیں ہوا۔ کیونکہ ہم ان حضرات کی مذہبی حالت اور رتبہ سے واقف ہیں اور ایسے لوگ ہمیشہ ہر زمانہ میں موجود رہتے ہیں جو اخوان الشیاطین کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ (وکذلک جعلنا لکل نبی عدواً شیٰطین الانس والجن یوحی بعضہم الیٰ بعض زخرف القول غرورا ط یعنے اسی طرح رکہے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن شیاطین آدمی اور جن جو ایک دوسرے کو ملمع کی باتیں فریب کے منصوبے سکہاتے ہیں۔ سورہ انعام ع ۱۴) اس سنت کے مطابق ایسے زمانہ میں بہی جبکہ ایک مامور من اللہ محمد صلعم کا غلام اپنے آقا اور محبوب کے اتباع سے مسیح موعود بنکر آیا تو ایسے وجودوں کا موجود ہونا اوسکے لئے بہی ضروری تہا تا اوسکی صداقت کی دلیل ایک یہہ بہی ہو ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ چنانچہ یہی ہو رہا ہے۔

اشتہار مذکور میں نابینا ایڈیٹر کو نے پراگندہ بیانات کا اظہار مہمل عبارات میں کرکے اپنے دجل اور عزیب لیاقت و ایمانداری کا پورا ثبوت دیا ہے۔ ہم اونکی اغلاط اور لغویات سے تعرض نہیں کرتے کیونکہ لفظی بحث میں پڑکر اصل مطلب سے دور جانا پڑتا ہے جن حضرات کی نظر سے ہمارا اشتہار پیام اسلام اور نابینا کا اشتہار مباہلہ گذریگا وہ فریقین کی ایمانداری اور قابلیت علمی کا بخوبی اندازہ کرلینگے۔ خصوصاً وہ اصحاب جو جلسہ ہا مباحثہ میں شریک رہے ہیں۔ بہت عمدگی سے صحیح نتیجہ پر اشتہارات فریقین کو ملاحظہ کرکے پہونچ جاوینگے۔ ہم صرف نفس مطلب پر گفتگو کرتے ہیں۔ اور تین امور مندرجہ ذیل کا جو نابینا صاحب نے تحریر کئے ہیں جواب دیتے ہیں۔

ناظرین ہمنے مختصراً واقعات مباحثہ بذریعہ اشتہار پیام اسلام شایع کرکے بطور اتمام حجت ایس پی۔ جی مشن کے نابینا صاحب یا مسٹر بارٹن صاحب یا پادری الننٹ صاحب سکرٹری مشن مذکور کو دعوت قسم دی تہی کہ وہ یا اون کا واعظ مسیح علیہ السلام کے صلیب پر قتل ہونیکی قسم کہالیں۔ پہر دیکہیں خدا کا فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ ہر دو یورپین پادری صاحبان کی جانب سے تو کوئی جواب نہیں ملا۔ البتہ نابینا صاحب نے اپنے مسلمہ جواب کے برخلاف (جو بمقابلہ مولوی عبدالمجید صاحب واعظ دہلوی سال گذشتہ میں دیا تہا اور بذریعہ اشتہار مورخہ ۲۲- مئی ۱۹۰۵ء شایع بہی کیا تہا) منظرانہ جواب۔ یہ حیلہ جواب یہ دیا کہ ہم تمہارے مقابلہ میں قسم نہیں کہاتے۔ جناب مرزا صاحب علیہ السلام کے مقابلہ میں قسم کہاوینگے۔

لہذا ہم اونکی تین باتوں کا جواب دیتے ہیں۔ اور وہ باتیں مکارانہ اون کی یہ ہیں۔

(۱) مباہلہ کے لئے ہم طیار ہیں۔

(۲) مباہلہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہوگا۔

(۳) چونکہ فتح ہماری ہے ہم قسم کو منظور کرتے ہیں تاکہ ہماری طرف سے آپ انتہائی حجت پوری ہوجائے اور آپ کا کوئی حیلہ نہ رہے دیکہو اشتہار نابینا ذیل تحریر جواب امور مذکورہ نابینا اینڈ کمپنی کی علمی

---

[1] یہہ تین چار نام کے مسلمان ہیں جو نابینا کے ہمدم و ہمراز ہیں۔ ۱۲

[1] لا تجد قوماً یؤمنون باللہ والیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اٰباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم ط پ ۲۸ ع ۳ تو ایسے لوگ نہیں پاویگا جو خدا اور قیامت پر ایمان رکہتے ہوں اور دوستی رکہیں اوس شخص سے جو دشمنی رکہتا ہو اللہ اور اوس کے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ ہوں یا بیٹے یا بہائی یا رشتہ دار قرابتی ۱۲

لیاقت کا ایک نمونہ پیش کرتے ہیں جو اشتہار نابینا میں بجائے بسم اللہ کے ایک شعر سے ظاہر ہے۔ ممبران کمپنی نے اشتہار کے صفحہ ۲ پر اس شعر سے ہمکو مخاطب کیا ہے ؎

پڑا فلک کو ابھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

اس شعر میں **فلک** سے مراد یہہ عاجز احمدی ہے۔ اور **دل جلوں** سے جو جمع ہے ممبران **نابینا اینڈ کمپنی**۔ **داغ** سے خود بدولت نابینا صاحب۔ مگر ممبر صاحبان یہہ تو بتلادیں کہ **دل جلے** ہونا یا **داغ** بنکر جلانا بھی کوئی قابل تعریف خطاب ہے۔ اے **نادانون**۔ **داغ** فی نفسہٖ ایک مکروہ چیز ہے جو دوسری کو بھی جا دے تو اوس کو بھی مکروہ کردے۔ جیسا کہ نجاست فی نفسہٖ ناپاک ہی اور جبکہ وہ کسی دیگر چیز پارچہ وغیرہ کو لگ جاوے تو اوسکو بھی اپنے جیسا ناپاک کردیتی ہے بعینہٖ یہی مثال داغ کی ہے دیکھو ان اشعار میں لفظ داغ مقام مدح میں آیا ہے یا مقام ذم میں ؎

لالہ در سینہ داغ چوں دارد
عمر کوتاہ و غم فزوں دارد

؎ اے داغ بر دل از غم خال تو لالہ را

یہہ تو ہے آپ کے **داغ** کی حقیقت جو تمہارے دل پر لگا اور تمکو دل جلا بنایا۔

اب **دل جلوں** کی حالت سنو۔ ایماندار کبھی **دل جلا** نہیں ہوتا۔ ہمارا زندہ خدا اپنی کامل کتاب قرآن میں جسکو تم چھوڑ کر ایسے خطاب پا رہے ہو ایمانداروں کی بابت فرماتا ہے۔

ھوالذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین لیزدادوا ایماناً مع ایمانہم الفتح ع ۱

یعنے خداوند کریم و رحیم ایمانداروں کے دل میں (ٹھنڈک۔ تسلی۔ اطمینان۔ آرام۔ چین) سکینہ نازل کرتا ہے تاکہ وہ ایمانی ترقی پر ترقی کریں۔

کہو اے **دل جلے** بننے والو اگر تمہارا کچھہ بھی تعلق قرآن سے باقی ہے تو سمجھہ لو کہ ایمان سے بے نصیب ہو کر اپنے ہاتھوں تم مصداق اسکے ہوئے ھو خالد فی النار وسقوا ماءً حمیماً فقطع امعاءھم پارہ ۲۶ ع ۶۔ جو ہمیشہ رہتا ہے آگ میں اور کھولتا پانی پیتا ہے جو اوسکی انتڑیاں کاٹ ڈالے۔

اللّٰھم احفظنا من النار ولا تجعلنا منھم آمین۔

اسکے بعد **فلک** کی کیفیت سمجھو۔ بلندی رفعت۔ اونچائی کو فلک کہتے ہیں۔ جسکا مصداق تم نے اس عاجز کو قرار دیکر ہماری بلندی اور رفعت کی گواہی دی۔ اور اپنے لئے جو مماثلت بیان کی وہ نہایت مکروہ و نازیبا۔ مگر حق بحقدار رسید کے مطابق ہے۔

الفضل ما شھدت بہ الاعداء اسکو کہتے ہیں۔ یہہ خوب جان لو کہ ہم کو تم نے فلک کہا۔ اور وہ ایسی چیز ہے جسپر نہ کوئی داغ لگا سکتا ہے نہ جلا کر خاک کر سکتا ہے۔ کیونکہ وہ تمہارے دست برد سے بالاتر ہے اسلئے ہم اس مجوزہ خطابات و القاب پر آپکے صاد کرکے تسلیم کرتے ہیں آپکے لئے **دل جلے** اور نابینا صاحب کو **داغ**۔ اور ہمارے لئے آپکا عطیہ **فلک** کا ”ٹائٹل“ مبارک ہو۔ اور یہہ ٹائٹل آپ کو اس کمپنی میں شامل ہو کر برخلاف اسلام کے اس کارگذاری کے صلہ میں بطور ”**امتیازی نشان**“ کے ملا ہے جو آپ نے عیسائیت کی حمایت میں کی ہے۔ **داغ** نابینا کی خدمت میں ہماری طرف سے یہہ تحفہ پیشکر کے ذیل کی مبارکباد سُنا دیجئے؟

؎ جلا کے خاک کرے گا تو خاک کر داغی
کہ دین احمد مختار سے تو ہے باغی

مبارکباد

ہمیں ہر دم فلک سا مرتبہ پانا مبارک ہو
عدو کو اپنے ہاتھوں داغ کا کھانا مبارک ہو
جلے دل کیتی کی تیری ہوں ہمیں بھی واعظ
اُنہیں آتش ہیں بلکہ خاک ہو جانا مبارک ہو

قولہ صفحہ ۲ و ۷۔ ”ہم مباہلہ کے لئے طیار ہیں۔ میر صاحب[۲] جو مباہلہ کے لئے ہمیں دعوت دیتے ہیں اوسے ہم بڑی جرأت اور ثابت قدمی کے ساتھہ منظور کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بموجب آیت فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم تشریف لاکر ہم سے مباہلہ کر لیں“ میر صاحب[۳] نے ہمیں اپنی ذات سے مدعو کیا ہے سو ہم حاضر ہیں۔ مرزا صاحب[۴] جلد تشریف لائیں ایک ہفتہ کی مہلت ہے۔ مرزا صاحب[۶] کی موجودگی میں آپ کو حق نہیں پہونچتا۔ الی آخر القول

اقول۔ ہم نے سہولت فہم کے لئے نابینا صاحب کے اقوال متضادہ پر نمبر لگا دیئے ہیں۔ نمبر ۱ و ۲ و ۳ سے تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ داغ نابینا نے ہمارا پیام اسلام بڑی جرأت اور ثابت قدمی سے منظور فرمایا ہے خصوصاً نمبر ۳ میں تو صاف یہ اقرار ہے کہ ہمیں اپنی ذات سے مدعو کیا ہے سو ہم حاضر ہیں مگر برخلاف اس منظوری کے دجل کرکے فقرہ نمبر ۴ و ۵ میں تمام جرأت اور ثابت قدمی غتربود ہوگئی اور مضطربانہ پُرحیلہ جواب دیا اور ہمارے پیام اسلام کے اس شعر کو سچ کر دکھایا ؎

ابوالقاسم کا اور نصرانیوں کا یاد کر قصہ
نہو انکار سے تا پیش قاسم تجھہ کو رسوائی

کیوں نابینا اور اوسکے ممبر و اسیکا نام قبول دعوت ہے؟ کیا اسکو حیلہ سازی نہیں کہتے؟ اے بھلے مانس اور نیک نہاد۔ جبکہ مسیح کے قتل صلیبی پر تمکو دل سے ایمان ہے تو ان حیلوں اور فریبوں سے کیا کام ہے سیدہے ہو کر جس کے ساتھہ مباحثہ کیا تہا اوسی کے سامنے قسم کہاؤ اور مباہلہ کرو۔ کیا قسم کہانے کی اور مباہلہ کے لئے حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے تم کو دعوت دی تہی؟ صرف یہہ جتا کر کہ مرزا صاحب[۶] نابینا کو عزت مقابلہ نہیں دینگے کیونکہ وہ کسی قوم کی طرف سے پیش نہیں ہوا۔ اسلئے ہم کہدینگے کہ دیکہو ہم نے مرزا صاحب کو مباہلہ کے واسطے بلایا تہا وہ نہیں آئے تم نے یہ فریب کر دجل کیا۔ مگر یہہ نہیں معلوم کہ مرزا صاحب کے مقابلہ سے آپ کے لارڈ بشپ صاحب انکار کر چکے ہیں۔ نابینا بیچارہ تو کس شمار میں ہے۔ اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کی خواہش ہے تو اپنے خداوند یسوع کو آسمان سے بلاؤ کہ مسیح محمدی کے ساتھہ مقابلہ کرے اگر وہ نہ آوے تو کم از کم اوسکے جانشین کو جو زمین پر اوس کی طرف سے موجود ہے مقابلہ کے لئے پیش کرو۔ اگر وہ بھی نہ آوے تو پہر بشپ آف پنجاب کو کہو کہ وکالتاً مرزا صاحب سے مباہلہ کرے۔ کیونکہ مرزا صاحب کا دعوےٰ مسیح موعود ہونیکا ہے اور وہ اپنے دعوے میں از روئے توریت و انجیل و قرآن ایسا ہی صادق ہیں جیسا کہ موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام اپنے اپنے دعاوی نبوت میں صادق تھے۔ پس ایسے مدعی کے مقابلہ میں قوم مخالف سے اس پایہ کا آدمی ہونا چاہئے جس کا اثر تمام اوسکی قوم پر پڑے۔ نہ کہ ایک نابینا جو نہ کسی قوم کی جانب سے پیش ہوتا ہے نہ قوم اور مذہب اوسپر اپنی صدق دعوے کا مدار رکھتی ہے۔ اوسکا صرف یہی حق ہے کہ جسکے ساتھہ اوسنے مباحثہ کیا ہے جس نے اوسکو دعوت قسم پیشکی ہے۔ جسکی دعوت پر وہ قبولیت کا اظہار کرتا ہے۔ اوسی کے سامنے قسم کہا دے اور مباہلہ کرے۔ ورنہ انکار سے روسیاہی کا داغ کہا کر چپ ہو رہے۔ نابینا صاحب آپکو میں آپکا وہ جواب یاد دلا کر شرم دلاتا ہوں جو آپ نے مولوی عبد المجید صاحب واعظ دہلوی کے سامنے درخواست مباہلہ پیشکرنے کے بعد دیا تہا اور جسکو اشتہار ۲۲۔ مئی ۱۹۰۵ء میں تم نے شائع کیا ہے۔ جب تم نے مولویصاحب کو قسم کہانے کے لئے کہا تو مولویصاحب نے یہ جواب دیا تہا۔ ”میں مباہلہ کے لئے طیار ہوں مگر اس شرط کے ساتھہ کہ پادری پارٹن صاحب میر مجلس مع جملہ عیسائیان دہلی آویں“ اس جواب مولانا کو تم نے مضطربانہ جواب۔ پُرحیلہ جواب۔ اور مصداق مثل مشہور کہ نہ نومن تیل ہوگا نہ رادہا ناچیگی کا ہے کہکر جواب الجواب یہہ دیا تہا کہ ”مولویصاحب مناظرہ میرے اور آپکے درمیان ہے آپ اہل اسلام کی جانب سے اور میں مشن دہلی کی جانب سے مناظر ہوں اور فریقین اپنی اپنی ذات سے بتصریح صدر مباہلہ کے مجاز ہیں“ اب ایمانداری یہہ ہے کہ تم نے خود ہمارے مقابلہ میں ایسا ہی جواب نہیں دیا جسکو تمہاری ہی زبان نے مضطربانہ اور پُرحیلہ جواب کہا تہا۔ اور تمہارا جواب بہی مصداق اس کا کہ ”نہ نومن تیل ہوگا نہ رادہا ناچیگی“ نہیں ہے۔ سو یاد رکہو اور خوب سُن لو کہ ہم تمہارا ہی پیش کردہ مسلمہ جواب تمہارے لفظوں میں دیتے ہیں۔ ”حافظ صاحب مناظرہ میرے اور آپ کے درمیان تھا آپ مشن کی جانب سے میں جماعت احمدیہ دہلی کی جانب سے مناظر تہا اور فریقین اپنی اپنی ذات سے بتصریح صدر مباہلہ کے مجاز ہیں پس آپ آئیں اور میں آؤں پہر قسم کہائیے ورنہ منہ نہ دکہائیے“۔ آپ جبتک اُس جواب اپنی کو جو مولوی صاحب کے سامنے پیش کیا تہا اور اشتہار مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۶ میں سطر ۴ سے ۷ تک درج ہے غلط اور نامعقول نہ قرار دیں اسوقت تک مرزا صاحب علیہ السلام کا نام نہ لیں۔ اے نافہم تیرے ممبرون نے تجھکو دہوکہ دیکر کچھہ کا کچھہ چھپوا ڈالا اور پہلے اپنے اشتہار سالگذشتہ کو تو نے کسی سے نہ پڑہوا لیا۔ اس سے زیادہ ذلت کس کو کہتے ہیں کہ جس بات کو اپنے حق میں نہایت نامعقول پُرحیلہ لکھہ چکا اور مان چکا ہے اوسیکو بعینہٖ اوسی مقدمہ میں ہمارے مقابلہ میں معقول اور جرأت و ثابت قدمی بتلاتا ہے

شرم! شرم!! شرم!!!

قولہ۔ چونکہ فتح ہماری ہے ہم قسم کو منظور کرتے ہیں الخ۔

اقول۔ نابینا صاحب یہہ قسم کہانے کی منظوری آپ نے انجیل سے حاصل کی ہے یا ممبران کمپنی سے۔ اگر انجیل سے آپکو اجازت ملی ہے تو براہ مہربانی بہت جلد باب و آیت کا حوالہ لکھیں کہ کس انجیل میں جواز قسم ہے؟ اور انکار کرے بچی قسم اور گواہی سے اوسکے لئے انجیلی فتوے کیا ہے؟ اور مہربانی سے اس کی بہی کچھہ تفسیر فرما دیں ”پر میں تمہیں کہتا ہوں ہرگز قسم نہ کہانا“ متی ۵ ۳۴ ۔ اگر ممبران کمپنی نے آپ کو اجازت قسم دی ہے تو اس سے مطلع فرما دیں؟

اسوقت ہمیں عبد اللہ آتہم کا قسم نہ کہانا مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں یاد آیا اوس کو ہم آتہم ثانی کے سامنے پیش کرکے دریافت کرتے ہیں کہ دونوں میں کون سچا ہے؟ جبوقت آتہم کو حضرت مسیح الزمان نے چار ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا کہ وہ قسم کہا کر بیان کرے کہ پیشگوئی اسلامی سے اوسنے رجوع بحق نہیں کیا تو چار ہزار روپیہ انعام لے۔ اس کے جواب میں آتہم نے قسم کہانیسے انکار کیا اور اوسکے رفیق حال پادری ڈاکٹر۔ ایچ۔ ایم کلارک ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایم نے ایک اشتہار مطبوعہ

پنشنل پریس امرتسر مرزا صاحب علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا جسمیں مندرجہ ذیل قسم نہ کہانے کی دلیل شائع کی تہی۔

" جیسے قرآن کے حکم سے (مسلمان) سور کا گوشت نہیں کہا سکتے اسیطرح آتہم صاحب انجیل کے حکم سے قسم نہیں کہا سکتے۔ عیسائی کو قسم کہانا جائز نہیں ہے۔ اگر آتہم صاحب قسم کہاتے تو ثابت کر دیتے کہ میرا عمل انجیل پر نہیں ہے۔" نابینا صاحب براہ مہربانی بتلادیں کہ ہنیری مارٹن کلارک امرتسری اس بیان میں جہوٹے ہیں یا آپ قسم کہانے میں جہوٹے ہیں؟ اور آتہم اول انکار قسم میں کاذب تہا یا آتہم ثانی اقرار قسم میں کاذب؟ اور ممبران کیپنی جواب دیں کہ ان تینوں میں سے کون سچا عیسائی انجیل پر عمل کرنے والا ہے۔ اور کون جہوٹا عیسائی اور مخالف انجیل؟ آخر میں ہم آپ کو پہر متنبہ کرتے ہیں کہ اپنی مسلمہ پیش کردہ دلیل بمقابلہ مولوی عبد المجید صاحب سے پہرنا اور جو جواب اونکو دیا تہا اوس کے خلاف ہم کو جواب دینا اور جس جواب مولویصاحب کو پُر حیلہ مفطر یانہ قرار دیا تہا وہی ہمارے مقابلہ میں پیش کرنا ایمانداری ہے یا بے ایمانی؟ حسب اشتہار پیام اسلام قسم کے لئے تیار ہو جاؤ اور تاریخ مقرر کر کے جلد ہفتہ تک اطلاع دو۔ اگر پہر تم نے حیلہ سے ٹال مٹول کا جواب دیا کہ مرزا صاحب علیہ السلام سے مباہلہ کرینگے تو آیندہ تم قابل خطاب نہ مستحق جواب سمجہے جاؤ گے۔ پہر دوسرے طریق سے بذریعہ نار افشان لدہیانہ تمہاری پردہ دری اور عیسائیت کی قلعی کہولی جاویگی۔ فانتظروا۔

اور جو جواب "معدقہ سکرٹری صاحب ایس پی جی مشن یا مسٹر مارٹن چیرمین جلسہ ہونا چاہیئے۔ ورنہ ہم کوئی جواب نہ دینگے۔ مسٹر مارٹن صاحب میر مجلس اور پادری آلنٹ صاحب سکرٹری مشن سے ہماری درخواست ہے کہ اس مذہبی مباحثہ میں آپ بغیر معلوم کئے محض نابینا صاحب کے اشتہارات پر مدار نہ رکہیں ہر ایک جواب جو مشن کی جانب سے شائع ہوتا ہے آپکا مصدقہ ہونا چاہیئے کیونکہ مذہبی حیثیت سے بہی اور عہدہ کے لحاظ سے بہی آپ مشن کے ذمہ دار ہیں۔ اور ہمارے اشتہار پیام اسلام کا آپنے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہہ مناسب نہیں ہے۔

والسلام علی من اتبع الہدےٰ

المجیب عاجز قاسم علی احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ دہلی نزد بہیرم خان خادم مسیح موعود علیہ السلام

۶ رمئی سنہ ۱۹۰۶ء

بعد خطبہ ماثورہ کے

خطبہ بروز جمعہ ۲۷ - اپریل سنہ ۱۹۰۶ء

مطابق ۲ - ربیع الاول سنہ ۱۳۲۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفر لکم ذنوبکم ط واللہ غفور رحیم ۵ قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین ۵ ان اللہ اصطفی آدم و نوحا و ال ابراھیم وال عمران علی العالمین ۵ ذریۃ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم ۵ اذ قالت امراۃ عمران رب انی نذرت لک ما فی بطنی محررا فتقبل منی انک انت السمیع العلیم ۵ فلما وضعتھا قالت رب انی وضعتھا انثی ط واللہ اعلم بما وضعت ط ولیس الذکر کالانثی ج وانی سمیتھا مریم وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم فتقبلھا ربھا بقبول حسن وانبتھا نباتا حسنا وکفلھا زکریا کلما دخل علیھا زکریا المحراب وجد عندھا رزقا قال یا مریم انی لک ھذا قالت ھو من عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب ۵

ترجمہ مع تفسیر آویگا

اے سامعین قرآن مجید ایک ایسی زندہ کتاب ہے کہ اوسکے برکات اور فیوض قیامت تک باقی رہیں گے اسلیئے اوسکی نسبت فرمایا گیا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اور اوس کی مثال اس طرح پر فرمائی گئی ہے ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا پس سراسر جہوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دروازہ مکالمات الٰہیہ و الہامات ربانیہ کا امت محمدیہ پر بند کیا گیا ہے خواہ آیات قرآن مجید کی الہام ہوں یا دوسری عبارات ہوں ہرگز یہ دروازہ بند نہیں ہوا۔ و للہ الحمد ہمارا اعتقاد ہے کہ قرآن مجید زندہ کتاب ہے دین اسلام زندہ مذہب ہے نبی کریم زندہ نبی ہیں اور جو قصص قرآن مجید میں بیان فرمائے گئے ہیں۔ اون کے نظائر و امثال آنحضرت صلعم کے وقت میں بہی موجود ہوئے اور قیامت تک اون کے نظائر اسلامی دنیا میں واقع ہوتے رہیں گے یعنی اللہ تعالےٰ کسیکو اتباع اپنے حبیب سے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ کسیکو آدم صفت نوح صفت ابراہیم صفت اور انبیائے آل ابراہیم کی صفت آل عمران یعنی مریم اور عیسےٰ کی صفت کردیتا ہے اور کسی مثیل ذکریا گردانتا ہے حتی کہ جری اللہ فی حلل الانبیا کا لقب عطا فرما دیتا ہے اور یہ سب امور قرآن مجید کے احکام کی فرمانبرداری اور اتباع کامل نبی کریم سے حاصل ہوتے ہیں۔ و النعم ما قیل ؎

برکسے چون مہربانی میکنی

از زمینی آسمانی میکنی

لیکن بغیر اتباع کے کچہہ بہی حاصل نہیں ہوتا فان اللہ لا یحب الکافرین واضح ہو کہ آنحضرت صلعم کے وقت یہود بڑے بڑے دعاوی کرتے تہے حتی کہ کہتے تہے کہ نحن ابناء اللہ و احباءہ اون کے حق میں یہہ آیت زیر تفسیر نازل ہوئی ہے کہ اے پیغمبر صلعم ان یہودیوں سے تم کہدو کہ اگر اللہ تعالےٰ کی محبت کا تم دعوےٰ کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو کہ اللہ بہی تم کو اپنا دوست کر لیویگا اور تمہارے گناہ معاف کر دیویگا کیونکہ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے۔

ف اللہ تعالےٰ کی محبت اپنے بندہ متبع کے ساتہہ یہہ ہے کہ جو منافع دین و دنیا کے اوس بندہ کیلئے ضروری ہوں یا اوس کے لئے جو فوائد دارین کے مناسب ہوں اونکو پہونچاتا رہے اور جو لوگ اوسکی اتباع میں خارج ہو کر طرح طرح کے ضرر پہونچانے چاہتے ہیں خود انہیں کو معرض مضار اور مورد ذلت اور رسوائی کا کر دیوے چنانچہ جن صحابہ کرام نے آنحضرت صلعم کا پورا اتباع کیا اون کے مخالفین ذلیل و رسوا ہو کر ہلاک اور تباہ ہو گئے اور متبعین کاملین حسب الحکم آیت مذکورہ دین اور دنیا کے مالک کہلائے گئے چونکہ آیت ہذا میں جو پیشین گوئی مندرج ہے وہ پورے طور پر واقع ہوئی لہذا یہہ آیت ایک نشان نبوت کا ہو گئی۔ اور یہی آیت حضرت مسیح موعود کو الہام ہوئی تہی جسکو مدت تخمیناً ۲۴ سال کی ہو گئی ہے دیکہو اوس وقت کو اور اسوقت کو کیسی کیسی نصرتیں اوس کے شامل حال ہوئی ہیں اور ہوتی ہیں اور مخالف اوسکے کیسے کیسے ذلیل و خوار ہوتے جاتے ہیں ایک طرف تو نظارہ یحببکم اللہ کا نظر آرہا ہے اور دوسری طرف فان اللہ لا یحب الکافرین کا نظارہ موجود ہے ؎

رحمۃ اللہ این عمل را در وفا

لعنت اللہ آن عمل را در قفا

بعض منافقین نے اس حکم تاکیدی اتباع پر یہہ شبہہ پیدا کیا تہا کہ آنحضرت صلعم تو اپنی اطاعت کو اللہ تعالےٰ کی اطاعت قرار دیتے ہیں اور اپنی محبت کو اللہ تعالےٰ کی محبت کہتے ہیں اس سے تو لازم آتا ہے کہ جسطرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو خدا قرار دے رکہا ہے یہہ بہی اپنے تئیں اللہ قرار دینا چاہتے ہیں۔ جواب یہ دیا گیا کہ اطاعت تو اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ مگر اوس کی اطاعت کیونکر ہو سکتی ہے اوس کا طریق یہہ ہے کہ کوئی ایسا واسطہ موجود ہو کہ ایک لحاظ سے ہم جیسا بشر ہو اور اللہ تعالےٰ کے ساتہہ اوسکو ایسا قرب حاصل ہو کہ رسالت اوسکی احکام کی کر سکے جسکو دوسرے لفظوں میں رسول کہتے ہیں تو اسلئے ارشاد ہوتا ہے کہ ان سے کہدو کہ میری متابعت بحیثیت رسول ہونے کے تم پر واجب ہے نہ اوس حیثیت سے جسطرح نصاریٰ حضرت عیسےٰ کی نسبت کہتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے میں رسول ہوں اسلئے واسطے اطاعت اللہ تعالےٰ کے میرا اتباع تم پر لازم ہے اگر اس فہمائش اور ہدایت کو بہی نہ مانیں اور روگردانی کریں جو موجب کفر ہے تو بے شک اللہ تعالےٰ ایسے کافروں کو دوست نہیں رکہتا یعنے بغض رکہتا ہے۔ چنانچہ اس عدم محبت کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام مکذبین اور کافرین آنحضرت صلعم کے وقت میں ہی یا تو تباہ اور ہلاک ہو گئے یا جنکی قسمت میں تہا اسلام میں داخل ہو گئے۔ علے ہذا القیاس ہکلم جری اللہ مسیح موعود کے زمانہ تک کہ بحکم حدیث صحیح مسلم لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الا مات کے اوسکے مکذبین اور مکفرین بہی رسوا اور تباہ ہو گئے اور ہو رہے ہیں پس بلحاظ اس کے کہ یہہ پیشین گوئی لطیف مندرجہ آیت پوری ہوئی۔ آیت ایک نشان نبوت کا ہو گئی۔ اب آگے اہل کتاب کا وہ استبعاد رفع کیا جاتا ہے جو اونکو حضرت خاتم النبیین صلعم کی نبوت کے بارہ میں تہا کہ بے شک اللہ تعالےٰ نے تمام جہان کے لوگوں پر آدم اور نوح اور خاندان ابراہیم اور خاندان عمران کو چن لیا ہے کیونکہ یہہ سب اولاد آدم کی ہیں کہ بعض اون کے بعض کی نسل سے ہیں اور اللہ ہی سب کچہہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

فائدہ - مراد یہ ہے کہ یہ امر تمہارے نزدیک مسلمات سے ہے کہ حضرت آدم جسطرح پر ابو البشر ہیں اسی طرح ابو الانبیاء بہی ہیں یعنے نور اصطفا کا اولاً اون میں اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا اور چونکہ لائق اولاد اپنے باپ کی وارث ہوتی ہے اسلئے ضروری ہوا کہ نور نبوت کا اونکی اولاد لائق کو بہی پہونچے چنانچہ ایسا ہی کچہہ ہوا کہ آدم کی اولاد میں شیث سے لیکر

حضرت ادریس تک وہ نور نبوت منتقل ہونا لایق اولاد مین چلا آیا۔ اور اصطفا سے ہم نے نور نبوت اس لئے مراد لیا ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ

انی اصطفیتک برسالاتی

یا حضرت ابراہیم اور اسحاق و یعقوب کے بارہ مین فرماتا ہے وانھم عندنا لمن المصطفین الاخیار پس مراد اصطفا سے وہی نور نبوت اور رسالت کا ہے جو آدم ثانی حضرت نوحؑ کو بہی حاصل ہوا حتی کہ حضرت نوحؑ سے ابراہیم کو مرحمت ہوا بعدہ حضرت ابراہیم کی اولاد مین حضرت اسمٰعیل و اسحاق کو ملا جو آل ابراہیم سے ہین حضرت اسحاق کی اولاد مین یعقوب ہوئے یعنے اسرائیل جنکی اولاد مین کثرت سے انبیاء پیدا ہوئے اور حضرت عیص بہی یعقوب کی اولاد مین ہین۔ جنکی ذریت مین کثرت سے بادشاہ ہوئے۔ بالآخر چونکہ عہد عتیق مین اللہ تعالے نے حضرت اسمٰعیل اور اسحاق دونون سے تورات مین وعدہ [illegible] مین چلا آیا حتی کہ بالآخر بموجب وعدہائے تورات کے بنی اسمٰعیل مین سے حضرت خاتم النبیین صلعم کو وہ نور نبوت تامہ اور نیز خلافت عامہ کا مرحمت ہوا اور کیونکر نہوتا کہ حضرت اسمٰعیل بہی آل ابراہیم مین داخل ہین اور آل ابراہیم کے لئے وعدہ ہوچکا ہے پس اس دلیل سے جو مسلمہ اہل کتاب ہے لازم آیا کہ بنی اسمٰعیل مین بہی وہ وعدہ اصطفا اس شان سے پورا ہووے کہ تدارک مافات کا کردیوے اور مافات یہہ ہے کہ جس طرح سے من ابتدائے حضرت یعقوب تا عیسٰی بنی کثرت سے انبیاء بنی اسرائیل مین ہوتے چلے آئے اور بنی اسمٰعیل مین کوئی اولوالعزم پیدا نہین ہوا تو بنی اسمٰعیل مین ایک ایسا نبی عظیم الشان سید المرسلین و خاتم النبیین پیدا ہووے جو سب انبیاء بنی اسرائیل پر فایق ہو جاوے چنانچہ اس وعدہ کے پورا ہونے سے اون وعدون مندرجہ تورات کے تصدیق ہوگئے جو بڑے زور شور سے تورات مین اب تک موجود ہین یہ ایک بڑی حجت ہی آنحضرت کی تصدیق نبوت پر جسکا جواب اہل کتاب سے ہرگز نہین ہوسکتا ہے قال اللہ تعالے ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلو علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔

سوال اصطفائے آل عمران کو آخر مین بیان کرنیکے بظاہر کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی کیونکہ آل عمران یعنے حضرت عیسٰے اور مریم بہی اسرائیل مین سے ہین جو آل ابراہیم مین داخل ہوچکے ہین پہر آل عمران کو مکرر آخر مین کیون بیان کیا گیا۔ ج۔ اس تکرار مین ایک سر یہہ ہے کہ امت محمدیہ مین سے بہی آخر زمانہ مین ایک مثیل عیسٰے اور نیز مثیل مریم علم الٰہی مین پیدا ہونے والے تہے جسکو اللہ تعالے نے بطور مثل کے مومنون کے لئے سورۂ تحریم مین اسطرح پر بیان فرمایا ہے۔

وضرب اللہ مثلا للذین آمنوا الی قولہ تعالے ومریم ابنت عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربھا وکتبہ وکانت من القانتین۔ چنانچہ اس زمانہ آخری مین عیسٰے اور مریم کے نام سے ایک مجدد عظیم الشان پیدا ہوا پس اس لئے آل عمران یعنے عیسٰے اور مریم کو باوجود داخل ہونیکے بنی اسرائیل مین دوبارہ جو آل ابراہیم سے ہین آخر مین ذکر فرمایا گیا اور [illegible] ہے کہ وجعلنٰھا وابنھا اٰیۃ للعالمین اس آیت مین اگر تہوڑا غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ حضرت عیسٰے اور مریم نہ اپنے زمانہ مین آیۃ للعالمین ہوئے اور نہ بعد اپنے زمانہ کے آیۃ للعالمین ہونا اونکا ظاہر ہوا ہان البتہ اُن کا آیۃ للعالمین ہونا اللہ تعالے کیطرف سے قرآن مجید مین نازل ہوا تہا اسلئے کلام نبوت مین عیسٰے موعود کے نزول کی پیشگوئی پیشین گوئی آخر زمانہ کے لئے بیان فرمائی گئی اور اس زمانہ آخری مین اپنے وقت پر ایک مجدد بنام عیسٰے و مریم پیدا ہوا جسکے سبب سے حضرت عیسٰے اور مریم کا نام نامی تمام عوالم مین روشن ہوگیا اور جو شرک اور بدعت حضرت عیسٰے یا مریم کے نام سے دنیا جہان مین پیدا ہوگیا تہا جسکے سبب اونکے آیت ہونےمین بہی شبہات پیدا ہوئے تہے اوس عیسٰے موعود نے اوس سب کا محو کردینا چاہا ہے تا کہ عیسٰے و مریم جو بندگان مقبول الٰہی مین سے تہے آیۃ للعالمین ہوجاوین۔ پس یہہ سر تہا آل عمران کو آخر مین مکرر ذکر فرمانے کا وھذا ما الھمنی ربی والحمد للہ رب العالمین اور یہی معنے ہین اوس شعر کے جو کہا گیا ہے ؎

ابن مریم کے ذکر کو چہوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

مطلب یہ ہے کہ ایک مرد کامل امت محمدیہ کے طفیل سے حضرت عیسٰے کا نام دنیا جہان مین روشن ہوگیا ورنہ اہل کتاب نے جو یہود و نصاریٰ ہ نام کنندہ نکونامے چند ہین۔ بسبب اپنے کفر و شرک کے اور اپنی بد اعمالیون کے سبب حضرت عیسٰے کا نام تو مٹنا ہی چاہتا تہا بلکہ مٹ چکے تہے مگر ایک غلام احمد نے اون کے نام کو دنیا جہان مین روشن کردیا پس ایک فرد کامل امت محمدیہ مین سے اونکے نام کے ساتہہ مبعوث ہوا اُس سے امت محمدیہ کو کوئی فخر حاصل نہین ہوا بلکہ حضرت عیسٰے کو اس بعثت مسیح موعود سے فخر حاصل ہوا ہے والحمد للہ قال اللہ تعالے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتؤمنون باللہ الآیۃ اسی لئے آگے اسکے حضرت مریم کی ولادت اور دیگر قصص متعلق اسکے بیان فرمائی جاتے ہین اور تاکیداً ارشاد ہوتا ہے کہ ان قصونکو یاد کرتے رہو ایسا نہو کہ بہول جاؤ کہ عمران کی زوجہ نے کہا کہ اے میرے پروردگار میرے پیٹ مین جو بچہ ہے [illegible] پس اے پروردگار میرے تو میری طرف سے یہہ نذر قبول فرما بے شک تو ہے سب کچہہ سنتا سبکی نیتون کی جانتا ہے ف بنی اسرائیل مین یہ دستور تہا کہ ماباپ اپنے بعضے لڑکون کو اپنی خدمتون سے آزاد کرکر اللہ تعالی کی نذر کردیتے تہے اور تمام عمر دنیا کے کامون مین نہین لگایا کرتے تہے ہمیشہ مسجد مین عبادت کے لئے یا مسجد کی خدمت کرنیکے لئے اور دینیات کے درس کرنیکے لئے چہوڑ دیتے تہے۔ عمران کی زوجہ حنہ کو جب حمل ہوا اوس نے حالت حمل ہی مین واسطے خالص رضامندی اللہ تعالے کے اوّل ہی سے حالت حمل مین یہہ نذر کرلی تہی تا کہ حالت حمل سے ہی شریعت اسلام مین یہہ دستور تو نہین ہے لیکن اللہ تبارک و تعالے خود کسی شخص کو برگزیدہ کرکر خالص خدمت دین ہی کے لئے چن لیتا ہے اور اوسکی فطرت اور جبلت ہی ایسی پیدا کرتا ہے کہ دنیا کے کامون کی طرف اوسکو رغبت ہی نہین ہوتی جیسا کہ کلام نبوت مین وارد ہوا ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا اور یہی مراد ہے مولانا روم کے اس شعر سے ؎

اولیاء را کار عقبیٰ اختیار
اشقیا را کار دنیا اختیار
انبیا در کار دنیا جبریند
اشقیا در کار عقبیٰ جبریند

حضرت مریم کی والدہ نے حالت حمل ہی مین یہہ نذر کرکر یہہ دعا کی کہ فتقبل منی اوس مین سر یہہ تہا کہ اون کی تمنا دلی یہہ تہی کہ وہ بچہ پیٹ ہی مین اللہ تعالے کا مقبول اور محبوب ہوجاوے جسکو عرف مین مادرزاد ولی کہتے ہین اسی لئے اُنہون نے دو صفتون سمیع و علیم کا بیان کیا کہ جس اخلاص سے مینے تیری جناب مین یہہ دعا کی ہے تیرے سوا اور کوئی اوسکا سننے والا نہین اور جو میری تمنائے دلی ہے اوس کا علیم و خبیر تیرے سوا اور کوئی نہین ہے یہہ قصہ حضرت مریم کی والدہ کے نذر کرنے کا اسلئے یاد دلایا گیا کہ وہان تو حضرت حنہ کی دعا سے مریم کو پیدا کیا تہا اور امت محمدیہ مین حسب الحکم آیت سورہ تحریم کے ہم خود ایک ایسا غلام احمد پیدا کرینگے کہ مریم صفت ہوکر دین محمدی کا ایسا خادم ہوگا کہ دنیا کے کامون سے بالکل آزاد اور محرر ہوگا اور اللہ تعالے کا محبوب اور مقبول ہوگا۔ اسلئے الہامات مین اس مسیح موعود کا نام مریم بہی آیا ہے معنے مریم کے کتب لغات مین خادم [illegible] دونون جو قریب المعنے ہین۔ اب فرمایا جاتا ہے کہ پس جبکہ جنا اوسکو کہا اے رب میرے تحقیق مینے جنا اوسکو لڑکی اور اللہ کو بہتر معلوم ہے جو کچہہ جنی اور بیٹا نہین ہے مانند اوس بیٹی کی اور تحقیق مینے نام رکہا اوسکا مریم اور مین تیری پناہ مین دیتی ہون اوسکو اور اوس کی اولاد کو شیطان مردود سے۔

ف حنہ والدہ مریم کو یہہ خیال تہا کہ میرے شکم مین لڑکا ہی ہے اور لڑکا ہی محرر کیا جاتا تہا جبکہ اون کے لڑکی پیدا ہوئی۔ تو اون کو یہ خیال آیا کہ شاید میری نذر قبول نہ ہوئی کیونکہ لڑکی واسطے خدمت بیت المقدس کے یا دیگر خدمات دینیہ کے لئے محرر نہین ہوسکتی ہے اسلئے جناب باری مین یہہ عذر کیا یا بسبب حسرت کے یہہ مقولہ کہا ہو۔ مگر اللہ تعالے نے فرمایا کہ اللہ تعالے اسکی قدر و عزت خوب جانتا ہے اور لڑکا اس لڑکی کی برابری نہین کرسکتا تفسیر کبیر وغیرہ مین اسکی دو توجیہیں لکہی ہین اوّل تو یہ کہ تفضیل لڑکے کی لڑکی پر مراد الٰہی ہے۔ دوسرے یہہ کہ تفضیل اس لڑکے کی لڑکی پر مقصود ہے پس کلام الٰہی دونو توجیہون کو محتمل ہے یہہ کلام ذوالوجہین فرمایا گیا اوس مین سر یہ ہے کہ امت محمدیہ مین جو خیر الامم ہے ایک مجدد عظیم الشان بنام مریم علم الٰہی مین مذکر آنیوالا تہا جو دین محمدی کو زندہ کریگا لہذا ایسا کلام ذوالوجہین فرمایا گیا کہ دونون وجہو نیز صادق اسکے ہان اسقدر فرق ہے کہ وہان تو والدہ مریم نے ہی لڑکی کا مریم نام رکہا تہا اور